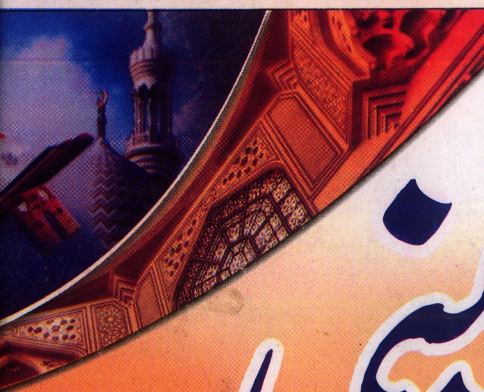
يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ (التوبہ:۱۱۹)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ ترجمہ کنزالایمان



# شمشیر حسینی

مصنف

مولانا غلام حسین نقشبندی

نظر ثانی

مفتی غلام حسن قادری

ھجویری بک شاپ
0344-4123924

فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ

تو ہم میں سچا فیصلہ فرمادیجئے اور خلاف حق نہ کیجئے۔

(سورۃ ص آیت 22)

# شمشیر حُسینی

مصنّف

غلام حُسین نقشبندی

خادم جامعہ امینیہ رضویہ (شیخ کالونی)

خادم جامعہ رضویہ مظہر الاسلام (جھنگ بازار)

| | |
|---|---|
| نام کتاب | شمشیر حُسینی |
| نام مصنف | علامہ غلام حسین نقشبندی |
| پہلی مرتبہ | جنوری 2014ء |
| تعداد | ایک ہزار |
| صفحات | 142 |
| کمپوزنگ | چشتی کمپوزرز |
| ہدیہ | 180 |

## ملنے کے پتے

جامعہ رضویہ مظہر الاسلام جھنگ بازار فیصل آباد

جامعہ امینیہ رضویہ شیخ کالونی فیصل آباد

# اِنتساب

میں اِس کتاب کو
اپنے ماں باپ کی شبانہ روز محنتوں
اور کاوشوں اور دُعاؤں کے نام کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ میرے ماں باپ کو صحت وتندرستی والی
لمبی زندگی عطا فرمائے۔ (آمین)

# الاهداء

پیرومُرشد فقیہہ عصر بقیۃ السلف
نائب محدّث اعظم پاکستان، امین الملّت
الحاج مفتی **محمد امین** صاحب دامت برکاتہم العالیہ

غلام حُسین نقشبندی

# بفیضانِ نظر

جگر گوشہء فقیہہ عصر امام المناظرین شیخ القرآن

پروفیسر **سعید احمد اسعد** دامت برکاتہم العالیہ

گلستانِ سعیدی میں کرامت دیکھ لو آکر

یہاں کا پھول دُنیا سے نظر آتا نرالا ہے

# تاثرات

مسند محدثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے وارث وجانشین، یادگارِ اسلاف،

سرمایہ ءاہلسنّت، شیخ الحدیث والتفسیر علامہ **محمد سعید قمر** سیالوی

شیخ الحدیث جامعہ رضویہ مظہر الاسلام جھنگ بازار فیصل آباد حفظہ اللہ تعالیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فقیر نے عزیزم مولانا غلام حسین نقشبندی کی کتاب شمشیر حسینی کا چند جگہوں سے مطالعہ کیا مولانا نے گستاخانہ عبارتوں پر گرفت فرمائی اور بڑی محنت سے حوالہ جات کو مآخذ سے لیا۔ ایک محب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے گستاخیوں پر اپنے غصہ کا اظہار بھی فرمایا۔

اللہ تعالیٰ اپنے محبوبِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقہ مولانا کے علم وعمل اور عمر میں برکتیں فرمائے آفات وبلیات سے محفوظ رکھے اور مولانا مزید مفید تصانیف سے اہلِ محبت کو مستفید فرماتے رہیں۔

محمد سعید قمر خادم حدیث شریف

دارلعلوم جامعہ رضویہ مظہر الاسلام گلستانِ محدث اعظم علیہ الرحمۃ فیصل آباد

بروز بدھ 28.01.2014 بوقت قرب نماز عشاء

و

# تقریظ

محسنِ اہلسنّت، شفیق ومہربان، سرمایہءاہلسنّت

عرصہٴ تصانیف کے شہسوار محبوب العلماء محترمی ومحتشمی

علاّمہ مولانا **مفتی غلام حسن قادری** صاحب دامت برکاتہم العالیہ

مفتی دار العلوم حزب الاحناف لاہور

زیر نظر کتاب مستطاب جو کہ بدعقیدہ علماء سوء کی کفریہ عبارات اور اس کے اپریشن پر مشتمل ہے حضرت مولانا غلام حسین نقشبندی کی بڑی عظیم کاوش ہے جس میں انہوں نے بلفظہٖ عبارات کو نقل کر کے ہر عبارت کا صحیح حوالہ رقم فرمایا اور پھر قرآن وسُنّت اور علماء اُمت کے ارشادات کی روشنی میں ان عبارات کا باطل ہونا ثابت کیا ہے۔ اس سے پہلے بھی اس موضوع پہ اگرچہ بہت کتب لکھی گئی ہیں لیکن اس کتاب کی خصوصیات میں سے ایک امتیازی شان یہ ہے کہ انتہائی مختصر ہونے کے باوجود کسی بات کو ادھورا نہیں رہنے دیا گیا بلکہ ضرورت کے مطابق اس پہ بے لاگ، منصفانہ اور غیر جانبدار تبصرہ کیا گیا ہے بلا مبالغہ کہا جاسکتا ہے کہ ایک انصاف پسند قاری پر ان عبارات کا ناحق وباطل ہونا اظہر من الشمس والامس ہوجاتا ہے۔

خدا تعالیٰ مولانا کی اس کاوش کو اپنے دربار میں قبول و منظور فرمائے اور انہیں احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کرتے رہنے کی مزید طاقت و ہمت سے نوازے۔

آمین بجاہِ النبی الکریم الامین وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ افضل الصلوٰۃ واکمل التسلیم برحمتك یا ارحم الراحمین

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

دُعاگو

غلام حسن قادری

حزب الاحناف لاہور

15.02.2014

# تاثرات

عالمِ نبیل فاضل جلیل، حاملِ للکارِ سعیدی استاذی مکرّم مناظرِ اسلام، فخرِ اہلسنّت

حضرت علامہ **مولانا عبدالمجید** عطاری امینی دامت برکاتہم القدسیہ

سینئر مدرّس جامعہ امینیہ رضویہ (شیخ کالونی) جھنگ روڈ فیصل آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم اما بعد

فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آج کل دیوبندی عوام الناس کو یہ تاثر دیتے ہیں کہ اہلِ سُنّت وجماعت مشرک وبدعتی ہیں نعوذ باللہ۔ اور ہم حق پر ہیں مگر اہلِ علم پر یہ بات مخفی نہیں کہ دیوبندیت کی بنیاد ہی اللہ تعالیٰ اور سرورِ کائنات امام الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، صحابہ کرام، ازواج مطہرات، اولیائے عظام کی توہین وتنقیص کرنا ہے۔ اکابرین دیوبند کی گستاخانہ اور کفریہ عبارات کی بناء پر اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مجدد دین وملّت امام الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلی قدس سرہ العزیز سمیت عرب وعجم کے سینکڑوں علماء ومشائخ نے ان پر کفر کا فتویٰ دیا۔

ان کے فتاویٰ کتاب مستطاب حسام الحرمین میں ملاحظہ کیے جا سکتے ہیں۔ اکابرین دیوبند مولوی قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد

انبیٹھوی اور اشرف علی تھانوی کی زندگی میں ان سے توبہ و رجوع کا کہا جاتا رہا مگر یہ لوگ اپنی کفریہ عبارات پر آخری وقت بضد و قائم رہے اہلِ سُنّت و جماعت کے دیوبندیوں سے اختلاف بھی یہی ہیں جس کو آج دیوبندی عامۃ الناس سے چھپاتے پھرتے اور اُلٹا اہل سنّت کو گستاخ کہنے کی رٹ لگاتے ہیں چور مچائے شور چور چور کی عملی تصویر بن رہے ہیں جس سے نوجوان نسل پریشان نظر آتی تھی تو اس وقت کی ضرورت کو ''شمشیر حسینی'' جو برادرِ محترم مجاہدِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا غلام حسین نقشبندی کی تصنیف ہے نے پورا کر دیا۔

اللہ رب العزت حضور علیہ السلام کی عزت و عظمت کے صدقے علامہ صاحب مزید اسی طرح تحقیق کے موتی متلاشیانِ حق کو عنایت فرماتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

عبدالمجید عطاری امینی

خادم جامعہ امینیہ رضویہ

بعد نماز ظہر 25.03.2014

# تاثرات

## خطیبِ پاکستان، فخرِ اہلسنّت پیرِطریقت رہبرِ شریعت عالمِ باعمل

## علامہ مولانا پیر غلام سرور ساقی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

## امیر جماعت اہلسنّت پاکستان ضلع فیصل آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

فقیر نے خطیب پاکستان مناظر اسلام حضرت علامہ غلام حسین نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ کی تصنیف ''شمشیر حسینی'' کا چند ایک مقامات سے مطالعہ کیا ہے۔

آپ نے بڑی محنت سے باطل مسلک کی کتب کی ورق گردانی کرتے ہوئے گستاخانہ عبارات کو جمع کر کے اس کتاب میں تحریر کیا ہے اور ساتھ ساتھ گستاخ علماء کی دلی کمینگی اور بغضِ رسالت کی وضاحت بھی کی ہے تاکہ اہلِ ایمان اُن کی خرافات سے آگاہ ہو کر اپنے باطن کو آلودہ ہونے سے بچا سکیں۔

شمشیر حسینی مصنف کی دِلی غیرتِ ایمانی اور محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی واضح تصویر ہے۔

عاجز دُعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ علامہ صاحب کے زورِ قلم اور علم وعمل میں بے شمار اور لازوال برکات نازل فرمائے۔ آمین

غلام سرور ساقی

امیر جماعت اہلِ سنت پاکستان ضلع فیصل آباد

خطیب مرکزی جامع مسجد غوثیہ سلطانیہ سی بلاک سر سید ٹاؤن فیصل آباد

25.02.2014

# تاثرات

سرمایہء اہلسنّت، خطیبِ دلپذیر محسن وقدردان محترمی ومکرمی عالمِ نبیل

فاضل جلیل علامہ مولانا **محمد قیصر عباس رضوی صاحب**

سینئر مدرس جامعہ رضویہ مظہر الاسلام جھنگ بازار فیصل آباد

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم الامین

وعلیٰ آلہ الطاہرین واصحابہ المھدیین اجمعین۔

بندۂ ناچیز نے محترمی ومحتشمی علامہ مولانا غلام حسین نقشبندی صاحب کی مرتب کتاب شمشیر حسینی چیدہ چیدہ مقامات سے پڑھی بحمد اللہ تعالیٰ مولانا صاحب نے اپنی پوری دیانتداری سے حقائق کو بحوالہ نقل فرمایا ہے تاکہ عوام الناس بدعت بدعت کا شور کرنے والوں کی حقیقت سے واقف ہوسکے کہ یہ تو بذاتِ خود بدعت ہیں کیونکہ ان کے عقائد صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین اور اسلافِ اہلسنّت وجماعت والے نہیں ہیں تو میں مولانا صاحب کی اس کاوش پر دادِ تحسین پیش کرتا ہوں اور دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور ان کی قلم کو مزید ایسی جرت مندی سے چار چاند لگائے مولانا صاحب کے علم وعمل وحلم وعُمر وصحت میں اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے بصدقہ رحمت حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم برکات نازل فرمائے۔ آمین۔

**محمد قیصر عباس رضوی**

مدرس جامعہ رضویہ مظہر الاسلام

گلستان محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ

بروز منگل 11.02.2014 بوقت نماز ظہر

# تاثرات

نازشِ اہلسنّت، سرمایہء اہلسنّت پیکرِ حق وسچ

حضرت علامہ مولانا حافظ وقاری **محمد عارف نوری** صاحب

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم اما بعد

فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بحمد اللہ تعالیٰ فقیر نے کتاب ''شمشیر حسینی'' کو مختلف مقامات سے بغور پڑھا اور لطف وسرور کے ساتھ ساتھ اس کتاب کو مبنی بر حقیقت پایا بلاشبہ اعلیٰ تحقیق کا ہی کمال ہے۔

اس کتاب کے مصنف محترمی ومحتشمی ومکرمی علامہ غلام حسین نقشبندی صاحب جیسے بلند پایہ خطیب ہیں ویسے ہی بلند پایہ مصنّف بھی ہیں اور بلا مبالغہ ان کی یہ صفت اس کتاب ''شمشیر حسینی'' سے روز روشن کی طرح واضح اور عیاں ہے کہ جس میں انہوں نے تحقیق کا حق ادا کر دیا ہے۔

فقیر ظہار مسرّت کرتے ہوئے علامہ موصوف کو دادِ تحسین پیش کرنے کے ساتھ ساتھ موصوف کا شکریہ بھی ادا کرنا چاہتا ہے کہ آپ نے فقیر کی گذارش پر عمل کرتے ہوئے اس تحقیق میں اپنا قیمتی وقت صرف کیا۔

دُعا گو ہوں کہ اللہ رب العزت موصوف کو اپنے حفظ وامان میں رکھے تاکہ موصوف دیگر فرقوں کے ردّ میں بھی اسی قسم کے اعلیٰ تحقیق کے موتی غلامانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو عنایت کرتے رہیں اللہ تعالیٰ مولانا کے علم وعمل میں برکتیں عطا فرمائیں آمین۔

محمد عارف نوری

خادم آستانہ عالیہ بندیال شریف

# تاثرات

پیر طریقت، پیکر وفا و سخا منبع عشق و مستی

جانشین بزرگانِ نقشبند **صوفی محمد شفیق** صاحب

سجادہ نشین دربار عالیہ حضرت صوفی محمد انور صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اسلام نگر نزد اقبال اسٹیڈیم فیصل آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم اما بعد

فقیر نے کتاب شمشیر حسینی کا مختلف صفحات سے مطالعہ کیا۔ حضرت علامہ مولانا غلام حسین نقشبندی صاحب دامت برکاتہم القدسیہ نے بڑی محنت سے گستاخانِ رسول کی اپنی قلم سے نشاندہی فرمائی جہاد بقلم کا فریضہ احسن طریقے سے انجام دیا۔

اوران ڈاکوؤں کی نشاندہی فرمائی جنہوں نے سادہ لوح لوگوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈال کران کے دل سے محبت رسول ختم کی اللہ پاک حضرت صاحب کے علم و عمل میں مزید برکتیں عطا فرمائے اور عالم اسلام کو ان گستاخانِ رسول کے غلیظ عقائد و عزائم سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین

فقیر صوفی محمد شفیق

خادم دربار عالیہ حضرت صوفی محمد انور رحمۃ اللہ علیہ اسلام نگر شریف فیصل آباد

16.03.14 بوقت بعد از نماز ظہر

# تاثرات

## خطیب پاکستان، واعظ خوش الحان

## جناب مولانا ملازم حسین ڈوگر صاحب آف دنیاپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

الحمدللہ! فقیر نے کتاب "شمشیر حسینی" کو چند جگہوں سے بغور پڑھا فقیر کو بڑی خوشی ہوئی کہ فاضل مصنف نے بڑی جرت مندی سے باطل فرقے کا ردّ بلیغ کیا اللہ تعالیٰ اس کتاب کے مصنّف علامہ غلام حسین نقشبندی صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

ملازم حسین ڈوگر

آف دُنیاپور

قال الله تعالى في كتابه الكريم

وفوق كل ذي علم عليم

حسبنا الله ونعم الوكيل نعم المولى ونعم النصير

# اظہارِ تشکر

قارئین ذی احتشام! بحمد اللہ تعالیٰ یہ کتاب ''شمشیر حسینی'' جو کہ اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے اس میں علماء سوء کی گستاخانہ عبارات کو جمع کیا گیا ہے اور بڑے ہی سادے طریقے سے ان گستاخانہ عبارتوں کے مفاہیم و مطالب کو عوام الناس کی آسانی کے لئے اس پیرائے میں لکھا گیا ہے کہ عام سے عام آدمی بھی محظوظ ہو سکے اس کتاب کے مطالعے کے بعد ہو سکتا ہے کہ کوئی یہ کہے کہ اس کتاب میں شدید الفاظ ذکر کئے ہیں تو از التماس عرض یہ ہے کہ حدیث پاک میں ہے! ان لصاحب الحق مقالاً (بخاری شریف مترجم جلد اول ص ۱۱۰۱ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز) یعنی بے شک صاحب حق (گرم) گفتگو کرنے کا مجاز ہے۔

یہی ترجمہ مولوی سرفراز صفدر صاحب امام دیوبند نے اپنی کتاب ''عبارات اکابر'' میں کیا ہے دیکھئے صفحہ ۱۵

مجھے پستیوں کا گلہ نہیں کہ ملی ہیں ان سے بلندیاں
میرے حق میں دونوں مفید ہیں کہ نشیب ہی سے فراز ہے

بہر حال قارئین کرام! اب میں ان ہستیوں کا ذکر کرنا چاہتا ہوں

جنہوں نے اس منزل تک پہنچنے میں میرا ساتھ دیا اپنے والدین کی بھرپور دُعاؤں کے بعد سب سے پہلے میں شکر گزار ہوں استاذی مکرّم مناظر اسلام علامہ عبدالمجید عطاری صاحب کا جو کہ مدرس ہیں جامعہ امینیہ رضویہ شیخ کالونی فیصل آباد میں آپ نے ہی کتاب لکھنے کا نہ صرف حوصلہ دیا بلکہ اس کتاب کو میری زبانی حرف بہ حرف سُنا اور جہاں ترمیم کی ضرورت تھی وہاں ترمیم بھی کی۔آپ کے بعد عزیزم محمد عابد صاحب جو کہ میرے مقتدی بھی ہیں آپ بھی بھی بھرپور حوصلہ افزائی کی ان کے بعد میرے وہ مخلص دوست جو میرے ساتھ جامعہ رضویہ میں دورہ حدیث شریف پڑھ رہے ہیں جن کے نام یہ ہیں مولانا مزمل رضوی، مولانا صفی اللہ، مولانا رمضان رضوی ،مولانا اختر صاحب سیفی اور مولانا ندیم حسین نقشبندی جو کہ میرے بہت قریبی ہیں۔

ان کے بعد میرے استاذی مکرّم حافظ وقاری محمد سخاوت علی نقشبندی صاحب مدرّس جامعہ زاہدیہ الیاس پارک فیصل آباد، استاذی مکرّم علامہ اقبال مصطفےٰ زاہد صاحب مہتمم جامعہ زاہدیہ بھی پیش پیش رہے۔

صاحبزادہ محمد توصیف حیدر چشتی صاحب بھی شکریہ کے حق دار ہیں کہ انہوں نے بھی اپنے مفید مشوروں سے نوازا اور اس کتاب کی کمپوزنگ کا کام سرانجام دیا ان کے بعد وہ ہستی جو کہ کسی تعارف کی محتاج نہیں میری مراد جناب محسن ومخدوم اہلسنّت مصنف کتب کثیرہ مفتی غلام حسن قادری صاحب

آپ نے نہ صرف میری اس کتاب پر اپنے قیمتی خیالات کا اظہار کیا بلکہ اس کتاب کی طباعت واشاعت کا بیڑا بھی آپ نے ہی اُٹھایا اور قارئین کو یہ بات اور حیران کرے گی کہ قبلہ مفتی صاحب کی یہ شفقت تب تھی کہ ابھی انہوں نے نہ مجھے دیکھا تھا اور نہ ہی میں نے انہیں دیکھا تھا مگر بلاشبہ یہ آپ کے بڑے پن کا ثبوت ہے۔

اب آخر میں شکر گزار ہوں ہجویری بک شاپ والوں کا کہ جنہوں نے اس کتاب کی نشر واشاعت میں فقیر کے ساتھ بڑھ چڑھ کر تعاون کیا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ میرے ان تمام محسنوں کو آباد وشاد رکھے۔آمین

غلام حسین نقشبندی امینی

23.03.2014 بروز اتوار بعد نماز عصر

# فہرست

# اِبتدائیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ يَارَسُوْلَ اللّٰه

وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِيْ يَاحَبِيْبَ اللّٰه

بعدازحمد وصلوٰۃ :-

نہایت ہی قابلِ قدر قارئین کرام یہ کتابچہ بنام ''شمشیر حسینی'' جو کہ اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے اس میں اکابر علماء دیوبند کی گستاخانہ عبارات نقل کی گئی ہیں جب کہ اس سے پہلے کئی علماء اہلسنّت نے اپنی اپنی کتابوں میں ان عبارات کو نقل کیا ہے اس کے باوجود اس رسالے کے مرتب کرنے کی ایک وجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ آج سے چند دن قبل جامعہ رضویہ مظہر الاسلام کے مدرّس حضرت علامہ مولانا محمد سجاد رضوی صاحب اور حضرت علّامہ مولانا محمد عارف صاحب نے فقیر کو حکم فرمایا کہ اہلسنّت اور دیوبندی

حضرات کے درمیان اختلاف کی اصل وجہ اکابر علماء دیوبند کی گستاخانہ عبارات کو جامعیت کا جامہ پہنا کر اور اختصار کے ساتھ الگ سے مرتب کریں تا کہ کم فہم آدمی بھی فائدہ حاصل کر سکیں۔ لہٰذا فقیر نے ان کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے چند معروضات سپردِ قلم کی ہیں۔

بارگاہِ خداوندی میں التجاء ہے کہ اللہ تعالیٰ میری ان معروضات کو متلاشیانِ حق کے لئے نفع بخش بنائے اور اللہ تعالیٰ ہم سب کو سچّا پکّا عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنائے۔

آمین بجاہِ النبی الامین الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فقط

غلام حسین نقشبندی

خادم جامعہ امینیہ رضویہ (شیخ کالونی)

خادم جامعہ رضویہ مظہر الاسلام (جھنگ بازار)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قارئین کرام ! اپنی مذہبی سرشت کے اعتبار سے مسلمان کا جو والہانہ تعلق اپنے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محترم ذات سے ہے وہ کسی سے مخفی نہیں ہے اس کا ایمان اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں اتنا مؤدب اور حسّاس ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حُرمت پر ذراسی خراش بھی اسے برداشت نہیں۔ناموسِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تحفظ کے لئے مسلمانوں نے ہر دور میں جس والہانہ جذبے کے ساتھ اپنی فداکاریوں کا مظاہرہ کیا وہ تاریخ کا جانا پہچانا واقعہ ہے۔

حبِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے وابستگی کا یہ رُخ بھی یادرکھنے کے قابل ہے کہ کسی گستاخ کے خلاف غم وغصّہ اور نفرت وغضب کے اظہار کے سوال پر کبھی یہ نہیں دیکھا کہ نشانے پر کون ہے باہر کا ہو یا اندر کا جس نے بھی رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں گستاخانہ جسارت کا اظہار کیا مسلمانوں کی غیرتِ ایمانی کی تلوار اس کے خلاف بے نیام ہوگئی۔

# حق پر کون؟

قارئین کرام ! دورِ حاضر مسلم اُمت کے لئے انتہائی ابتلاء اور آشوب کا زمانہ ہے نام نہاد ترقی یافتہ تہذیب کے علمبردار قوتوں نے کبھی

جمہوریت کے فروغ، کبھی انسانی حقوق کے تحفظ اور کبھی دہشت گردی کے خاتمے کے نعرے لگا کر اسلامیان عالم سے صلیبی جنگوں میں اپنی شکست اور ہزیمت کا قرض چکانے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ اس مقصد کے لئے وہ ہر محاذ پر سرگرم ہیں اور سیاسی، سماجی، معاشی، معاشرتی اور سائنس و ٹیکنالوجی کے میدان میں کسی نہ کسی انداز میں وہ (دشمنانِ اسلام) اپنا ناپاک مشن سر انجام دے رہے ہیں۔

نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات (جو مسلمانوں کے لئے عشق و محبت کا مرکز ہے) پر کیچڑ اچھالنے کے لئے اب وہ اس حد تک گر گئے ہیں کہ انہوں نے گستاخانہ فلم بنا ڈالی اور اسے یوٹیوب وغیرہ پر اپ لوڈ کر کے غلامانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جذبات کو بھڑکایا گیا، نتیجہ یہ نکلا کہ پورا عالمِ اسلام سراپا احتجاج بن گیا اور پھر اسی طرح مسلم دُنیا میں شائع ہونے والی گستاخانہ کتابوں کی حوصلہ افزائی کی گئی۔

## تحفظِ ناموسِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نہایت افسوس اور قلق کے ساتھ مجھے پاک و ہند کے مسلم مورخین سے شکوہ ہے کہ انہیں آج تک یہ توفیق نہیں ہوئی کہ وہ غیر جانبداری کے ساتھ علماء دیوبند کے خلاف ان مذہبی بے چینیوں کی صحیح بنیاد معلوم کرتے جو ملک اور بیرون ملک کروڑہا کروڑ مسلمانوں کے درمیان نصف صدی سے

پھیلی ہوئی ہیں اور جس کے نتیجے میں مسلم معاشرہ ایک نہ ختم ہونے والے روحانی کرب اور دینی وفکری انتشار کا شکار ہے ہماری مظلومی کے ساتھ اس سے بڑھ کر دردناک مذاق اور کیا ہوسکتا ہے کہ عین بے خبری کی حالت میں ہمارے احتجاج کو فتنہ انگیزی سے تعبیر کیا حالانکہ اپنے غم وغصے اور اپنے جذبے کی تباہیوں کا اظہار ہر مظلوم کا واجبی حق ہے۔

علمائے دیوبند کے خلاف بھی ہمارے غم وغصے کی سب سے بڑی بنیاد وہی ہے کہ ان کے اکابر نے اپنی بعض کتابوں میں رسولِ محترم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان اقدس میں سخت گستاخانہ کلمات استعمال کئے ہیں۔

(حق پر کون؟)

اس قدر تمہیدی گفتگو کے بعد اس نزاع کی طرف چلتے ہیں جو اہلسنّت اور علماء دیوبند کے درمیان اختلاف کی اصل وجہ ہے یعنی گستاخانہ عبارات جو علماء دیوبند نے اپنی کتابوں میں لکھی ہیں ملاحظہ ہو۔

## اکابرین میں سے اکابر نمبر ا

# مولوی اسماعیل دہلوی

قارئین کرام ! قبل اس سے کہ عبارت لکھی جائے مولوی اسماعیل دہلوی کا مختصر سا تعارف علماء دیو بند کی کتابوں سے پیش خدمت ہے۔

دیو بند حضرات کے قدوۃ العلماء اور قطب الارشاد شیخ اجل مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب لکھتے ہیں!

"مولوی اسماعیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ عالم، متقی اور بدعت کے اکھاڑنے والے اور سُنّت کے جاری کرنے والے اور قرآن و حدیث پر عمل کرنے والے اور خلق اللہ کو ہدایت کرنے والے تھے۔"

(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ نمبر ۲۰۰ مطبوعہ ادارہ صدائے دیو بند)

# گھر کی گواہی

دیو بندیوں کے حکیم الامّت و طبیب الملّت اشرف علی تھانوی صاحب لکھتے ہیں!

"مولوی محمد اسماعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ" اس کے علاوہ

صفحہ ۶۰ سے لے کر صفحہ ۱۰۵ تک مولوی اسماعیل دہلوی کی تعریف لکھی گئی ہے۔"

(ارواحِ ثلاثہ صفحہ نمبر ۶۰ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

دیوبندیوں کے امام اور شیخ الحدیث مولوی سرفراز صفدر صاحب لکھتے ہیں!

"حضرت مولانا شہید رحمۃ اللہ علیہ بڑے وسیع النظر اور محقق عالم تھے۔"

(عبارات اکابر صفحہ ۵۸ مطبوعہ مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

## خلیل سہارنپوری کا اقرار

دیوبندیوں کے فخر المحدثین مولوی خلیل احمد سہارنپوری صاحب لکھتے ہیں ! (مولوی اسماعیل دہلوی کی عبارات کا دفاع کرتے ہوئے)

"اگر کوئی شخص ایسے واہیات خرافات کا ہم پر یا ہمارے بزرگوں پر بہتان باندھے وہ بے اصل ہے۔"

(المہند علی المفند عربی اُردو صفحہ ۴۹ مطبوعہ مکتبۃ العلم)

اس میں انہوں نے اسماعیل دہلوی کو اشارۃً اپنا بزرگ کہا ہے۔

دیوبندیوں کے ایک اور مولوی علی محمد صاحب لکھتے ہیں!

"ناظرین کو اس بہتان و افتراء کی حقیقت معلوم ہوگئی ہوگی جو

اہلِ بدعت نے حضرت مولٰینا اسماعیل صاحب شہید قدس سرہ دہلوی اوران کے ماننے والے علماء کرام پر باندھا ہے۔"

(سیف علی برگردن غوی صفحہ ۱۰۷ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

قارئین کرام!

ان پانچ حوالوں سے معلوم ہوگیا کہ مولوی اسماعیل دہلوی علماء دیوبند کے ہاں صاحب مقام وعزت ہے اور دیوبند حضرات کے اکابرین میں سے بھی ہے اب ذرا اس مولوی اسماعیل دہلوی کی گستاخیاں ملاحظہ فرمائیں۔

## جو بزرگ ہو وہ بڑا بھائی گستاخی نمبر ۱

"یعنی انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اس کی تعظیم بڑے بھائی کی سی کیجئے۔"

(تقویۃ الایمان صفحہ ۹۲)

قارئین کرام! اس عبارت سے معلوم ہوا جو بڑا بزرگ ہے وہ بڑا بھائی ہے اور جو بڑا بھائی ہے اس کی تعظیم بڑے بھائی کی سی کرنی چاہیے۔

## بڑے بزرگ کی تشریح

مولوی اسماعیل دہلوی صاحب لکھتے ہیں! "اولیاء، انبیاء

امام زادے پیر شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر اللہ نے ان کو بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے۔''

(تقویۃ الایمان صفحہ ۹۲)

قارئین کرام! اس عبارت سے بڑے بھائی کی تشریح ہوگئی کہ نبی ولی پیر شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہیں اور ہمارے بڑے بھائی ہیں اور دہلوی صاحب نے لکھا ہے کہ جو بڑا بزرگ ہو یعنی نبی ولی امام زادے پیر شہید وہ بڑا بھائی ہے سو ان کی تعظیم بڑے بھائی کی سی کیجئے۔ معلوم ہوا نبی ولی کا ادب بڑے بھائی جتنا کرنا چاہیے۔

قارئین کرام! یہ عبارت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صریح توہین ہے کیونکہ اس عبارت میں درس یہ دیا جارہا ہے کہ نبی ہوں یا ولی سب کا ادب بڑے بھائی جتنا کرنا چاہیے۔ (معاذ اللہ)

## کیا یہ عقیدہ دُرست ہے؟

میں اپنے مسلمان بھائیوں سے پوچھتا ہوں کہ کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور باقی انبیاء کرام علیہم السلام کا ادب صرف بڑے بھائی جتنا کرنا چاہیے؟ کیا ایسا عِقیدہ گستاخی اور کفر نہیں؟

کہو ہے! اور ضرور ہے! لیکن علماء دیوبند اب تک اپنی ہٹ دھرمی

کا مظاہرہ کر رہے ہیں اور اس گستاخانہ اور کفریہ عبارات کا دفاع کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

چنانچہ مولوی سرفراز صفدر صاحب کی سنئے، کہتے ہیں!

''شرعی اعتبار سے تو ان میں سے کوئی امر بھی توہین کا موجب نہیں کیوں کہ خود حدیث پاک میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین وانصار سے یہ فرمایا کہ تم اپنے بھائی (یعنی میری) عزت کرو۔''

(عبارات اکابر صفحہ ٦٧)

مولوی خلیل احمد صاحب کی بھی سنئے!

''اگر کسی نے بوجہ آدم ہونے کے آپ کو بھائی کہا تو کیا خلاف نص کے کہہ دیا۔

(البراہین القاطعہ صفحہ ۷ مطبوعہ کتب خانہ امدادیہ)

منشی علی محمد صاحب کی بھی سُن لیجئے !

''جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھائی کہا بوجہ اولاد آدم اور انسان ہونے کے کہا ہے۔''

(سیف علی بر گردن غوی صفحہ ۹۲)

## اسمٰعیل دہلوی کا مقصد

قارئین کرام! یہ ذہن میں رکھیں کہ یہاں پر فی الوقت ہمارا کلام

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھائی کہنے میں نہیں بلکہ ہمارا کلام اس میں ہے کہ دہلوی صاحب نے لکھا ہے کہ بڑے بزرگ کی تعظیم بڑے بھائی کی سی کرو۔ جبکہ اسماعیل کا دہلوی کا مقصد یہ ہے کہ تعظیم رسول کا عقیدہ ختم کیا جائے۔ یہ علماء دیوبند کی چالاکی ومکاری ہے کہ وہ اس کے جواب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھائی کہنا ثابت کرتے ہیں مگر اس عبارت کا جواب آج تک علماء دیوبند نہیں دے سکے اور نہ ہی قیامت تک دے سکیں گے جو عبارت دہلوی صاحب نے لکھی ہے کہ بڑے بزرگ کی تعظیم بڑے بھائی جتنی کرو کیوں کہ اس عبارت میں صرف ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی توہین نہیں بلکہ تمام انبیاء اور اولیاء کی توہین کی گئی ہے جو کہ کفر ہے۔

## اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

قارئین کرام! اب تک کی مختصر سی بحث سے معلوم ہوا کہ مولوی اسماعیل دہلوی کی یہ عبارت کہ بڑے بزرگ کی تعظیم بڑے بھائی کی سی کرو نہ صرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گستاخی ہے بلکہ تمام انبیاء اور اولیاء کی گستاخی ہے اور صرف یہیں پر بس نہیں بلکہ آگے لکھتے ہیں!

"کسی بزرگ کی تعریف میں زبان سنبھال کر بولو اور جو بشر کی سی تعریف ہو سو وہی کرو سو اس میں بھی اختصار ہی کرو"

(تقویۃ الایمان صفحہ ۹۶)

# کیا یہ توہین ہے یا نہیں

اِس عبارت سے پتہ چلا کہ کسی بزرگ کی تعریف انسانوں کی سی بلکہ اس میں بھی اختصار یعنی کمی کرو اور پیچھے آپ ملاحظہ کر چکے ہیں کہ دہلوی صاحبِ کے نزدیک بزرگ سے مراد انبیاء و اولیاء ہیں گویا اب اس عبارت کا مطلب یہ بنا کہ کسی نبی ولی کی تعریف میں زبان سنبھال کر بولو اور جو انسان کی سی تعریف ہو سو وہی کرو سو اس میں بھی کمی کرو یعنی نبی ولی کی تعریف انسانوں جیسی بھی نہ کرو۔

ایمان والو ! بتاؤ کیا یہ انبیاء و اولیاء کی توہین اور بے ادبی نہیں؟ کیا یہ انبیاء اولیاء کی صریحاً گستاخی نہیں؟ اور سرفراز صفدر صاحب کا اس پر یہ کہنا کہ "شرعی اعتبار سے تو ان میں سے کوئی امر بھی توہین کا موجب نہیں"

(عبارات اکابر صفحہ ٦٧)

اس بات کی دلیل ہے کہ علماء دیوبند کا یہ عقیدہ ہے کہ انبیاء اولیاء کا ادب بڑے بھائی جتنا کرنا چاہیے اور انبیاء اولیاء کی تعریف انسانوں سے بھی کم کرنی چاہیے۔ (استغفر اللہ)

# دائرہ ایمان سے خارج

اب اس عقیدے پر ان کے گھر کا فتویٰ ملاحظہ ہو !

دیوبندیوں کے فخر المحدثین مولوی خلیل احمد صاحب لکھتے ہیں!

"جو اس کا قائل ہو کہ نبی کریم علیہ السلام کو ہم پر بس اتنی ہی فضیلت ہے جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے تو اس کے متعلق ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ وہ دائرہ ایمان سے خارج ہے"

(المہند علی المفند عربی اُردو صفحہ ۴۹ سوال نمبر ۷)

یہ کتاب اگرچہ عوام کو دھوکہ دینے کے لئے لکھی گئی مگر اس سے ایک بات تو پتہ چلی کہ مولوی اسماعیل دہلوی کی وہ عبارت جو ہم نے پیچھے نقل کی ہے وہ کفر ہے اور اس کا لکھنے والا کافر ہے جو ایسے کافر کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

باقی رہ گئی بات اس مسئلہ کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے کو صحابہ کا بھائی فرمایا، لہٰذا حضور کو بڑا بھائی کہنا جائز ہے، تو اس کے جواب میں عرض یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خود فرمایا تھا اے علی!

انت اخی فی الدنیا والآخرۃ تُو میرا دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی بھائی ہے۔ مگر کوئی دیوبندی ثابت نہیں کر سکتا کہ ساری زندگی حضرت علی نے کبھی بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بڑا بھائی کہا ہو تو جب حضرت علی کہ جن کو خود حضور نے فرمایا تو میرا بھائی ہے حضور کو بھائی نہ کہیں تو چودھویں صدی کے انگریز کے ٹکڑوں پر پلنے والے مولویوں کو کیا حق پہنچتا

ہے کہ وہ حضور کو بھائی کہیں؟

## حضور کا فرمانا انکساری تھا

اور دوسری بات یہ ہے کہ دیگر مقامات پر حضور کا خود کو صحابہ کا بھائی فرمانا بطور تواضع وانکساری تھا مگر ضروری نہیں کہ کوئی آدمی کوئی لفظ اپنے لئے بطور عاجزی استعمال کرے اور سننے والا بھی اسے اسی لفظ سے مخاطب کرے مثلاً اشرف علی تھانوی صاحب سید احمد کی حکایات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں!

## سیّد احمد بریلوی کی عجیب انکساری

کہ سید صاحب کے مرید نے کہا! واللہ باللہ جس طرف آنکھ اٹھا کے دیکھتا ہوں سید صاحب ہی نظر آتے ہیں وہ میری آنکھوں میں بھی ہیں یہ الفاظ اس نے ۳ تین دفعہ زور زور سے کہے۔ سید صاحب نے کواڑ کھول کر اپنا چہرہ نکالا اور زور سے فرمایا کہ خاموش اور مجھ کتے کی صورت اپنے سامنے سے منہدم کر۔

(ارواحِ ثلاثہ صفحہ ۱۳۸ حکایت نمبر ۱۱۹)

## اگر سیّد احمد کو کتا کہے

قارئین کرام! اگر کوئی اس واقعہ کو پڑھ کر سید احمد کو کتا کہے تو یقیناً

دیوبندیوں کو اچھا نہیں لگے گا اور اس کے جواب میں یہی کہا جائے گا کہ یہ لفظ سید صاحب نے بطور عاجزی کہے ہیں اور مخاطب یا سننے والے کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ بھی سید احمد کو کُتا کہیں۔

## تھانوی کا اقرار باللسان

اشرف علی تھانوی صاحب لکھتے ہیں!

ایک صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ اجی حضرت میرے اندر کمال تو کیا ہوتا جس زمانے میں مدرسہ میں پڑھا کرتا تھا اس وقت بھی استعداد وغیرہ کبھی نہیں ہوئی اس لئے کہ میں نے توجہ سے پڑھا ہی نہیں اور نہ کبھی ذہن ایسا ہوا۔

(الافاضات الیومیہ جلد ۴ صفحہ ۱۷۹)

## کیا تھانوی جاہل ہے

کیا اس واقعہ کے بعد تھانوی صاحب کو جاہل کہا جا سکتا ہے؟

اختصار مانع ہے وگرنہ اس طرح کے حوالے اور بھی ہیں اور سمجھنے کے لئے یہی دو واقعات کافی ہیں۔

# کتاب تقویۃ الایمان کی مزید گستاخانہ عبارتیں

## چمار سے زیادہ ذلیل گستاخی نمبر ۲

"اور یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے"

(تقویۃ الایمان صفحہ ۳۵)

## نتیجہ یہ نکلتا ہے

اور یہ بات ذہن نشین رہے کہ مولوی اسماعیل دہلوی کے نزدیک بڑی مخلوق سے مراد انبیاء واولیاء ہے اس حساب سے عبارت یوں بنے گی۔

ہر مخلوق بڑا ہو یعنی انبیاء واولیاء وغیرہ یا چھوٹا جیسے عام انسان وغیرہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے یعنی انبیاء اولیاء کی شان اللہ کے آگے چمار جتنی بھی نہیں بلکہ چمار سے بھی کم ہے (استغفر اللہ)

## کسی کو نہ مانے گستاخی نمبر ۳

"اللہ کو مانئے اللہ کے سوا کسی کو نہ مانئے۔"

(تقویۃ الایمان صفحہ ۳۶)

ایسے عقیدے سے انبیاء وملائکہ اور کتب سماویہ کا انکار لازم آتا ہے

جو کہ کفر ہے۔

## بے خبر اور نادان گستاخی نمبر ۴

"بندے بڑے ہوں یا چھوٹے سب یکساں بے خبر اور
نادان ہیں۔"

(تقویۃ الایمان صفحہ ۴۸)

## یہ گستاخی ہے

یہاں بھی بڑے سے مُراد انبیاء و اولیاء ہیں اور اس حساب سے عبارت یوں بنے گی "بندے بڑے ہوں یعنی انبیاء اولیاء یا چھوٹے ہوں جیسے عام انسان سب یکساں بے خبر اور نادان ہیں" (معاذ اللہ) اس میں انبیاء و اولیاء کو نادان کہا گیا ہے جو کہ گستاخی اور بے ادبی ہے اور یہ قانون بھی مولوی اسماعیل دہلوی صاحب کا ہی ہے کہ !

یہ بات محض بے جا ہے کہ ظاہر میں لفظ بے ادبی کا بولئے ! اور اس سے کچھ اور معنی مُراد لیجئے۔

(تقویۃ الایمان صفحہ ۸۸)

یعنی جو لفظ ظاہراً بے ادبی کا ہو اُس سے مُراد بے ادبی ہی ہوتی ہے اور لفظ نادان بے ادبی کا ہے اور مولوی اسماعیل دہلوی نے ابنیاء و اولیاء کو (معاذ اللہ) نادان لکھا ہے۔

## فائدہ اور نقصان نہیں پہنچا سکتے گستاخی نمبر ۵

''اللہ زبردست کے ہوتے ہوئے ایسے عاجز لوگوں کو پکارنا کہ کچھ فائدہ اور نقصان نہیں پہنچا سکتے محض بے انصافی ہے کہ ایسے بڑے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارہ لوگوں کو ثابت کیجئے''

(تقویۃ الایمان صفحہ ۵۴)

اس عبارت میں اللہ کو شخص کہا گیا ہے اور انبیاء و اولیاء کو ناکارہ کہا گیا ہے (استغفر اللہ)

## محمد کے برابر گستاخی نمبر ۶

''اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کُن سے چاہے تو کروڑوں نبی ولی جن اور فرشتے جبرائیل اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر پیدا کر ڈالے۔''

(تقویۃ الایمان صفحہ ۵۵ تا ۵۶)

یہ عبارت مرزائیوں کو تقویت دیتی ہے۔

## جس کا نام محمد یا علی ہے گستاخی نمبر ۷

جس کا نام محمدؐ یا علیؓ ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔

(تقویۃ الایمان صفحہ ۶۸)

اس عبارت میں حضور علیہ السلام کے اختیارات کی نفی کی گئی ہے کہ حضور ﷺ کو کسی چیز کا اختیار نہیں مگر اس کے برعکس علماء دیوبند کے اختیار میں کیا ہے ملاحظہ ہو۔

## گنگوہی کا اختیار

مولوی محمود الحسن صاحب دیوبندیوں کے شیخ الہند رشید احمد گنگوہی کی شان میں لکھتے ہیں۔

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم

(مرثیہ صفحہ ۲۳ مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند انڈیا)

قارئین کرام ! مولوی محمود صاحب یہ کہتے ہیں کہ میرے پیرو مُرشد کی شان یہ ہے کہ انہوں نے مردوں کو زندہ کیا اور زندوں کو مرنے ہی نہیں دیا۔

لیکن اگر بات یہی ہے تو پھر شاید حضرت عزرائیل کو سمجھا بجھا کر واپس کر دیتے ہوں گے اور عزرائیل بحضور رب العلمین یہ عرض کر دیتے ہوں گے کہ الٰہی روح قبض کرنے گیا تھا مگر کروں کیا دیوبندیوں کے مولوی رشید احمد گنگوہی نے زندوں کو مرنے نہیں دیا پھر علماء دیوبند سے یہ بھی سوال ہے کہ زندہ کرنا اور مرنے نہ دینا یہ خاص اللہ کی صفت ہے کہ نہیں؟ اگر ہے تو

کیا آپ کی تلوار شرک کا وار آپ کے شیخ الہند پر بھی ہو سکتا ہے کہ نہیں ؟ اگر نہیں تو کیوں ؟

## مولوی کا اختیار حضور سے زیادہ (معاذ اللہ)

بہر حال قارئین کرام ! یہ ہے علماء دیوبند کا عقیدہ کہ اپنے مولوی کے بارے میں لکھا کہ مردوں کو زندہ کیا اور زندوں کو مرنے نہ دیا جب کہ تقویۃ الایمان میں صاف لکھ دیا کہ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں (معاذ اللہ)

## ذرّہ ناچیز سے کم تر گستاخی نمبر ۸

"اللہ کی شان بہت بڑی ہے کہ انبیاء اور اولیاء اس کے روبرو ایک ذرّہ ناچیز سے بھی کم تر ہیں۔"

(تقویۃ الایمان صفحہ ۸۷)

یعنی اللہ کی بارگاہ میں ذرّہ ناچیز کی تو کچھ حیثیت ہے مگر انبیاء اور اولیاء ذرّہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں (معاذ اللہ)

## رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا گستاخی نمبر ۹

"رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔"

(تقویۃ الایمان صفحہ ۸۹)

## مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں گستاخی نمبر ۱۰

”حضور کی طرف جھوٹ منسوب کیا کہ یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔“

(تقویۃ الایمان صفحہ ۹۳)

## گاؤں کا چوہدری گستاخی نمبر ۱۱

”جیسا ہر قوم کا چوہدری اور گاؤں کا زمیندار سو ان معنوں میں ہر پیغمبر اپنی اُمت کا سردار ہے۔“

(تقویۃ الایمان صفحہ ۹۶)

یعنی دیوبند کے نزدیک نبی کا مقام گاؤں کے چوہدری اور زمیندار جتنا ہے (معاذ اللہ)

## یہ مشہور تھا

قارئین کرام! یہی وجہ تھی کہ مولوی اسماعیل دہلوی کے بارے مشہور ہو گیا تھا کہ مولوی صاحب حرامی ہیں چنانچہ اشرف علی تھانوی صاحب لکھتے ہیں کہ!

ایک مرتبہ مولوی محمد اسماعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ وعظ فرما رہے تھے، اثنائے وعظ میں ایک شخص اُٹھا اور کہا مولوی ہم نے سنا ہے کہ تم

حرامی ہو آپ نے نہایت متانت سے جواب دیا کہ میاں تم نے غلط سنا ہے۔

(ارواح ثلاثہ صفحہ نمبر ۶۰ حکایت نمبر ۴۴ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

## گستاخِ رسول حرامی ہے

اِس سے پتہ چلا کہ مولوی اسماعیل دہلوی کے بارے میں مشہور تھا کہ مولوی اسماعیل حرامی ہے اور کیوں نہ ہو کہ حضور ﷺ کا گستاخ ہوتا ہی حرامی ہے۔

دیکھئے سورۃ قلم آیت ۱۳ پارہ نمبر ۲۹۔

## اسماعیل دہلوی کا اقرارِ خباثت

تھانوی صاحب لکھتے ہیں کہ کافی علماء کو اکٹھا کر کے مولوی اسماعیل دہلوی نے یوں کہا ''ان کے سامنے تقویۃ الایمان پیش کی اور فرمایا کہ میں نے یہ کتاب لکھی ہے اور میں جانتا ہوں کہ اس میں بعض جگہ تشدد بھی ہو گیا ہے اور ذرا تیز الفاظ بھی آ گئے ہیں مثلاً ان امور کو جو شرک خفی تھے شرک جلی لکھ دیا گیا ہے ان وجوہ سے مجھے اندیشہ ہے کہ اس کی اشاعت سے شورش ضرور ہوگی۔ آگے لکھتے ہیں!

''گو اس سے شورش ہوگی مگر توقع ہے لڑ بھڑ کر خود ٹھیک ہو جائیں گے۔''

(ارواحِ ثلاثہ صفحہ ۸۳ تا ۸۴ حکایت نمبر ۵۹)

قارئین کرام!

تقویۃ الایمان پر یہ تاثرات کسی بریلوی عالم کے نہیں بلکہ خود اس کے مصنّف کا تبصرہ ہے کہ اس کی اشاعت سے شورش ہوگی اور اُمّت میں فتنہ پھیلے گا مگر توقع ہے کہ لڑ بھڑ کر خود ٹھیک ہو جائیں گے۔ معلوم ہوا تقویۃ الایمان کا مصنّف بھی جانتا ہے کہ یہ کتاب فتنہ پرور ہوگی۔

## تقویۃ الایمان گنگوہی کی نظر میں

"اور یہ کتاب تقویۃ الایمان عمدہ کتاب ہے اور وہ ردّ شرک و بدعت میں لاجواب ہے" آگے لکھتے ہیں!

"اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے اور موجب اجر کا ہے"

(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۲۰۰ تا ۲۰۱ مطبوعہ ادارہ صدائے دیوبند)

## علماء دیوبند کی فراخ دلی

قارئین کرام! تقویۃ الایمان کی گستاخانہ عبارات آپ پیچھے ملاحظہ کر چکے ہیں اس قدر کفریات کے مجموعے کو عین اسلام کہنا کیا کفر کی حمایت نہیں ہے؟ مگر یہ علمائے دیوبند کی فراخ دلی ہے کہ اگر ان کے مولوی کفر بھی لکھیں تو ان کے ہاں یہ عین اسلام ہے۔ (استغفر اللہ)

قارئین کرام! تقویۃ الایمان کی مزید تفصیل کے لئے میرے پیرو مرشد فقیہہِ عصر بقیۃ السلف الحاج مفتی محمد امین صاحب کی کتاب ''تعارف تقویۃ الایمان'' کا ضرور مطالعہ فرمائیں۔

# مولوی اسماعیل دہلوی کی دوسری کتاب

# ''صراطِ مستقیم''

## گستاخی نمبر ۱۲

(نماز میں) زنا کے وسوسے سے اپنی بی بی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں، اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے برا ہے کیونکہ شیخ کا خیال تو تعظیم اور بزرگی کے ساتھ انسان کے دل میں چمٹ جاتا ہے۔

آگے لکھتے ہیں! غیر کی یہ تعظیم اور بزرگی جو نماز میں ملحوظ ہو وہ شرک کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے۔

(صراطِ مستقیم ص ۹۷ مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند)

قارئین کرام! اس عبارت کا واضح مفہوم یہ بنا کہ نماز میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیال بیل اور گدھے کے خیال سے بُرا ہے (معاذ

اللہ) یعنی علماء دیوبند کے نزدیک گدھے کا خیال نبی پاک علیہ السلام کے خیال سے اچھا ہے جب کہ حضور کا خیال نماز میں گدھے کے خیال سے بُرا ہے (استغفر اللہ)

ایمان والو! بتاؤ کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خیال کو گدھے کے خیال سے بھی بُرا کہنا گستاخی و بے ادبی نہیں؟

کہو ہے اور ضرور ہے، مگر علماء دیوبند آج تک اس کفریہ عبارت کا دفاع کرتے آئے ہیں جیسا کہ دیوبندیوں کے امام و شیخ الحدیث مولوی سرفراز صفدر صاحب لکھتے ہیں!

خان صاحب بریلوی اور ان کے معتقدین یہ باطل دعویٰ کرتے ہیں کہ اس عبارت میں سردار دو جہان سید کون و مکان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معاذ اللہ توہین کی گئی ہے۔

(عبارات اکابر ص ۱۰۰)

قارئین کرام! جو عبارت ہم نے پیچھے نقل کی ہے ایک عام پڑھا لکھا آدمی بھی وہ عبارت پڑھ کر بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ مولوی اسماعیل دہلوی صاحب نے صاف لکھا ہے کہ نماز میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیال گدھے کے خیال سے برا ہے۔ جب کہ دیوبندیوں کے شیخ الحدیث صاحب کو اس عبارت میں کوئی گستاخی نظر نہیں آئی اور یوں کہہ دیا کہ اس عبارت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کا دعویٰ باطل ہے۔

قارئین کرام!

یہاں ہم ''صراط مستقیم'' کے اسی صفحہ ۹۷ سے ایک اور عبارت نقل کرتے ہیں تا کہ مزید وضاحت ہو جائے۔

مولوی اسماعیل صاحب لکھتے ہیں!

مثلاً اگر وہ وسوسہ ظہر کی نماز میں پیش آیا ہے تو فرض اور سنتوں سے فارغ ہو کر تنہائی اور خلوت میں وسوسے کو دل سے بالکل نکال کر سولہ رکعتیں نماز پڑھے اور یہ جب ہے کہ ساری رکعتوں میں خیالات کا سلسلہ لگا رہا تھا اور اگر ساری رکعتوں میں وسوسے نہیں رہے تھے بلکہ بعض تو حضور کے خیالات سے خالی پڑھی تھیں اور بعض خیالات سے آلودہ ہو گئی تھیں۔

(صراط مستقیم ص ۹۷)

یعنی جس رکعت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیال آیا گویا وہ رکعت حضور کے خیال سے آلودہ (گندی) ہو گئی۔ معاذ اللہ

یہیں پر بس نہیں بلکہ آگے لکھتے ہیں!

تو وسوسے والی رکعتوں میں سے ہر ایک رکعت کے بدلے چار رکعتیں ادا کرے۔

(صراط مستقیم ص ۹۷)

یعنی حضور کا خیال اس قدر برا ہے کہ جس رکعت میں حضور کا خیال آیا

ہے اس رکعت کے بدلے ۴ رکعتیں پڑھی جائیں۔

اب بتایئے! کہ کیا صراطِ مستقیم کی عبارت گستاخی نہیں کہ حضور کا خیال گدھے کے خیال سے بدتر ہے۔(معاذ اللہ) اور حضور کے خیال والی رکعت کے بدلے چار رکعتیں پڑھی جائیں اور آگے دلیل یہ دی کہ نبی پاک کی تعظیم اور بزرگی آدمی کو شرک کی طرف لے جاتی ہے۔ گویا علماء دیوبند کا عقیدہ یہ ہے کہ نبی کی تعظیم شرک ہے (معاذ اللہ) اسی لئے تو مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے!

کہ تعظیم صرف بڑے بھائی کی سی کرو۔

(تقویۃ الایمان ص ۹۲)

اس عبارت پر تبصرہ کرتے ہوئے گکھڑی صاحب لکھتے ہیں!

چاہیے تو یہ تھا کہ ایسے بے پرواہ عابد اور مغفل نمازی پر (یعنی جس نمازی کو نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال آئے) پر آسمان سے فوراً بجلی گرتی اور وہ بھسم ہو جاتا، آندھی آتی اور اس کو کسی گمنام کنوئیں اور گڑھے میں پھینک دیتی۔ آسمان سے پتھر برسائے جاتے اور اس کا بھیجا نکال دیا جاتا، آگ آتی اور اس کو جلا کر راکھ کا ڈھیر بنا دیتی، زمین شق ہوتی اور یہ سارے کا سارا اس میں دھنسا دیا جاتا۔

آگے لکھتے ہیں!

آخر میں اگر توبہ نصیب ہو اور خاتمہ بالخیر ہو جائے تو دیگر گناہوں کی

طرح یہ جرم بھی معاف ہو جائے گا۔

(عبارات اکابر ص ۹۸)

قارئین کرام! سرفراز صفدر صاحب گکھڑوی کا یہ تبصرہ صاف بتا رہا ہے کہ علماء دیو بند کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال مبارک نماز میں اتنا بُرا ہے کہ ایسے مغفل نمازی پر اللہ کا عذاب آنا چاہیے جیسا کہ پیچھے آپ نے ملاحظہ کیا۔

اور پھر صفدر صاحب نے آگے وضاحت کی کہ اگر توبہ کی جائے تو یہ جرم معاف ہو جائے گا۔ تو اب ملاحظہ فرمایئے کہ دیو بندیوں کے بقول یہ جرم کس کس کے حصے میں جاتا ہے؟

منشی علی محمد صاحب لکھتے ہیں! اور قرآن میں جا بجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بھی ہے اور آپ کو خطاب بھی ہے اور جو شخص حضور کا نام نماز میں لے گا اور سمجھ کر صیغہائے خطاب کو پڑھے گا۔ گو وہ خطاب منقول من اللہ ہوگا۔ یقیناً اس کے دل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال آئے گا اور وہ آپ کا خیال لائے گا بھی اور آپ کے احسانات و کمالات کا استحضار بھی کرے گا۔ تدبر فی القرآن کا نص میں حکم ہے اور افضل تلاوت وہ ہے جو نماز میں اور تدبر فی القرآن کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال آنا اور لانا لازم تو اب کون احمق ہوگا جو حضور کا خیال نماز میں آنے یا لانے کو منع کرے۔

(سیف علی بر گردن غوی ص ۱۰۹ تا ۱۱۰ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ)

قارئین کرام ! غور فرمائیں کہ صفدر صاحب کا فتویٰ جو کہ آپ ملاحظہ کر چکے اس بارے میں ہے کہ جو نمازی نماز میں حضور کی طرف خیال کرے اس پر اللہ کا یہ یہ عذاب آنا چاہیے اور بلا شبہ ایسا نمازی مجرم ہے اور سیف علی کے حوالے سے معلوم ہوا کہ جو نمازی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال نماز میں لانے سے منع کرے یا خود بھی نہ لائے وہ احمق ہے۔

اب ہمارا سوال علماء دیوبند سے یہ ہے کہ اگر گکھڑوی صاحب کا فتویٰ ٹھیک ہے تو مصنف سیف علی صاحب مجرم بھی ہیں اور ان کی ساری زندگی کی نمازیں بھی گئیں اور چونکہ منشی علی محمد صاحب (مصنف سیف علی) نماز میں حضور کا خیال لانے کے قائل ہیں اس لئے وہ اس سے توبہ کیسے کر سکتے ہیں لہٰذا گکھڑوی صاحب کا یہ فتویٰ کہ ایسے نمازی پر اللہ کا یہ یہ عذاب آئے کے ساتھ ساتھ منشی صاحب مجرم و گنہگار ٹھہرے اور اگر منشی صاحب کا فتویٰ ٹھیک ہے تو صفدر صاحب پر احمق کا اطلاق کیا جائے اب یہ تو علماء دیوبند ہی بتا سکتے ہیں کہ فتویٰ کون سا ٹھیک ہے؟

## صفدر صاحب کی نرالی گپ

اور جس کا معنی آپ نے ہمت کو لگا دینا پڑھے ہیں اس کے معنی محض تصور اور خیال آنا کے نہیں۔

جیسا کہ خان صاحب اور ان کے متوسلین کرتے ہیں بلکہ وہ ایسا

خیال ہے جس میں قصداً اور ارادۂ اپنی پوری ہمت لگا دی جائے۔

(عبارات اکابر ص ۹۸)

یعنی دہلوی صاحب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جس خیال کو نماز میں گدھے کے خیال سے بُرا کہا ہے وہ خیال وہ ہے جو ارادۂ اور قصداً ہو۔

قارئین کرام! اس سلسلے میں بھی سیف علی کے حوالے سے جو بات گزری ہے اسے پھر سے بغور پڑھا جائے تا کہ بات اچھے طریقے سے سمجھ آجائے منشی صاحب لکھتے ہیں!

اور جو شخص حضور کا نام نماز میں لے گا اور سمجھ کر صیغہائے خطاب کو پڑھے گا۔ گو وہ خطاب منقول من اللہ ہو گا۔ یقیناً اس (نمازی) کے دل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال آئے گا اور وہ آپ کا خیال لائے گا اور آپ کے احسانات وکمالات کا استحضار بھی کرے گا۔

(سیف علی ص ۱۰۹)

قارئین کرام! اس میں صاف وضاحت ہے کہ ہر نمازی جو سمجھ کر قرآن پڑھے گا وہ آپ کا خیال لائے گا اور آپ کے احسانات وکمالات کا استحضار بھی کرے گا۔ ایک اور جگہ لکھتے ہیں!

تدبر فی القرآن کے لئے (نماز میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال آنا اور لانا لازم۔

(سیف علی ص ۱۰۹)

یہاں پر تو یہ بات ہی ختم ہوگئی کہ نماز میں حضور کا خیال آنا اور قصداً لانا لازم ہے۔

ایک اور جگہ یوں لکھتے ہیں!

بلکہ جن آیات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا جبریل علیہ السلام کا ذکر آیا ہے ان کے معانی میں تامل کرتے ہوئے یا التحیات و درود شریف میں حضور کا نام لیتے ہوئے قصداً حضور کے کمالات واحسانات اور آپ کی ذات مقدسہ کا تصور کمال تدبر اور موجب کمال صلوٰۃ ہے۔

(سیف علی ص ۷)

قارئین کرام! اس سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال نماز میں نہ صرف اچھا ہے بلکہ نماز کے کمال کا بھی موجب ہے لہٰذا اس سے صفدر صاحب کا ردّ ہو گیا کہ انہوں نے کہا کہ جو خیال نماز میں منع اور گدھے کے خیال سے بدتر ہے وہ قصداً یا ارادۃً ہو تب ہے، اور منشی صاحب کہتے ہیں کہ حضور کا خیال نماز میں قصداً لانا نہ صرف نماز کے کمال کا موجب ہے بلکہ خیالِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں لانا لازم ہے۔

اب دیوبندیوں کے ان دونوں بزرگوں میں سے ایک تو یقیناً لعنت اللہ علی الکاذبین کی زد میں آتا ہے۔

گھمن صاحب کو چاہیے کہ اس پر تحقیقی جائزہ لکھیں کہ دنوں میں سے جھوٹا کون؟

نوٹ: یاد رہے منشی علی محمد صاحب دیوبندیوں کے عام بزرگ نہیں بلکہ خود گکھڑوی صاحب لکھتے ہیں!

دیگر بدعات کے رد میں اکابر علماء دیوبند کرم اللہ تعالیٰ جماعتہم نے متعدد کتابیں، رسالے اور مضامین تحریر فرما کر مخالفین پر اتمام حجت کی ہے۔

آگے اپنے اکابرین کی کتابوں کے نام بتاتے ہوئے لکھتے ہیں!

مثلاً (۱) سیف یمانی بر مکائد فرقہء رضا خانی۔

(۲) سیٔف علی بر گردن غوی۔

(عبارات اکابر ص ۱۵)

معلوم ہوا کہ سیف علی دیوبندیوں کی معتبر کتاب ہے اور اس کا مصنف اکابرین دیوبند میں سے ہے۔

یہی منشی صاحب ایک اور جگہ لکھتے ہیں!

کہ چونکہ التحیات اور درود شریف دونوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بھی ہے اور ان دونوں کو سمجھ کر پڑھنے کے لئے حضور کی ذات اقدس کا تصور اور آپ کے اوصاف کمال کا استحضار لازم ہے۔

(سیف علی ص ۱۱۰)

قارئین کرام! سیف علی کی جملہ عبارتوں سے صفدر صاحب کا مکمل رد ہو جاتا ہے باقی رہ گئی بات نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال کی تو اس کے لئے ایک اور حوالہ پیش خدمت ہے۔

اشرفعلی تھانوی صاحب لکھتے ہیں!

ایک دفعہ مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ جوش میں تھے اور تصور شیخ کا مسئلہ درپیش تھا فرمایا کہ کہہ دوں عرض کیا گیا کہ فرمایئے! پھر فرمایا کہ کہہ دوں عرض کیا گیا کہ فرمایئے پھر فرمایا کہہ دوں عرض کیا گیا فرمایئے تو فرمایا کہ تین سال کامل حضرت امداد کا چہرہ میرے قلب میں رہا ہے اور میں نے ان سے پوچھے بغیر کوئی کام نہیں کیا پھر اور جوش آیا۔ فرمایا کہ (اتنے) سال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے قلب میں رہے اور میں نے کوئی بات بغیر آپ سے پوچھے نہیں کی۔

(ارواحِ ثلاثہ ص ۲۷۴ تا ۲۷۵ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ)

قارئین کرام! سرفراز صفدر صاحب کا فتویٰ جو کہ پیچھے گزر چکا کے مطابق چاہیے تھا کہ گنگوہی صاحب پر آسمان سے بجلی گرتی اور وہ بھسم ہو جاتے وغیرہ وغیرہ۔

بہرکیف! قارئین اب تک کی بحث سے یہ تو ثابت ہوا کہ دیوبندیوں کے نزدیک بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال نماز میں لانا نہ صرف لازم ہے بلکہ موجب کمال نماز بھی ہے اور اس سے روکنے والا احمق ہے مگر قارئین پر واضح ہو کہ اس خیال کو دہلوی صاحب نے گدھے کے خیال سے برا کہا ہے۔

ایمان والو! بتاؤ کہ کیا جس نبی کے خیال سے نماز کمال تک پہنچے

ہے اس کا خیال نماز میں گدھے سے بھی بُرا ہے؟ (معاذ اللہ)

کیا یہ کہنا بارگاہِ مصطفوی کی توہین و بے ادبی نہیں؟ کہو ہے اور ضرور ہے مگر علماء دیوبند آج بھی بجائے توبہ نامہ شائع کرنے کے ان کفریہ عبارات پر ڈٹ کر آج بھی دفاع کررہے ہیں۔

## صراط مستقیم کی عبارت پر صفدر کا تبصرہ

اگر سچ مچ "صراط مستقیم" کی اس عبارت میں معاذ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین اور گستاخی کی گئی ہے اور گستاخی بھی بقول خان صاحب بریلوی ایسی کھلی کہ اس میں کسی تاویل کی جگہ بھی نہیں اور اس گستاخی سے واللہ واللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا بھی پہنچی اور واللہ واللہ آپ کو اطلاع بھی ہوئی (ایسی کھلی سے لے کر یہاں تک کی عبارت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ہے اب آگے سرفراز صاحب کہتے ہیں) تو ایسے گستاخ کے کفر میں کیا شک ہوسکتا ہے جو کھلی اور ناقابل تاویل گستاخی کرے؟

(عبارات اکابر ص ۱۰۳ مطبوعہ مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

قارئین کرام! اس تبصرے سے پتہ چلتا ہے کہ علماء دیوبند کو بھی اس عبارت پر تشویش لاحق ہوئی ہے اور انہیں بھی یہ معلوم ہے کہ اس عبارت میں توہین کا پہلو ضرور ہے آگے سنئے! کیا لکھتے ہیں؟

ہمارا تو ایمان ہے اور ہم باحوالہ پہلے لکھ آئے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ادنیٰ ترین گستاخی بھی کفر ہے اور اس میں شک کرنا بھی کفر ہے اگر واقعی حضرت شاہ محمد اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ یا ان کے مرشد حضرت سید صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ نے اُس عبارت میں گستاخی کی ہے تو وہ پکے کافر ہیں اور دائرہ ایمان سے خارج ہیں اور ان کو اس صریح گستاخی کے بعد کافر نہ کہنے والے خود کافر ہیں۔

(عبارات اکابر ص ۱۰۳)

صفدر صاحب کے تبصرے سے معلوم ہوا کہ علماء دیوبند کو بھی ''صراطِ مستقیم'' کی کفریہ عبارت کے بارے شک وشبہ ہے کہ اس میں گستاخی ہے کہ نہیں۔

## صفدر صاحب کی نرالی گپ

کتاب صراطِ مستقیم حضرت مولانا شاہ محمد اسماعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف وتصنیف نہیں بلکہ یہ کتاب شاہ سید احمد شہید (مقیم) بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات ہیں۔

آگے لکھتے ہیں!

صراط مستقیم میں حضرت سید صاحب شہید علیہ الرحمۃ کے سارے ملفوظات حضرت مولانا شاہ محمد اسماعیل شہید علیہ الرحمہ ہی کے جمع کردہ

نہیں بلکہ ان میں کچھ اوراق مجاہد جلیل حضرت مولانا عبدالحی صاحب کے جمع کردہ بھی ہیں۔

آگے لکھتے ہیں!

جس عبارت کو خان صاحب نے لے کر از روئے تعصب وعناد حضرت شاہ شہید مظلوم رحمۃ اللہ علیہ پر محض بے بنیاد اعتراض کیا ہے وہ باب دوم کی ہے جو فارسی نسخہ کے صفحہ ۴۳ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۰۲ پر ختم ہوتا ہے اور ممکن ہے کہ (یعنی یہ بات بھی پکی نہیں صرف شک ہے۔ مصنف)

باب دوم کی یہ عبارت ان اوراق کی ہو جن کو حضرت مولانا عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جمع کیا ہے دریں حالت علی التعین یقین اور قطعیت کے ساتھ اس کو حضرت شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کی بتانا اوران کی تذلیل وتحقیر کے درپے ہونا اوراس عبارت کو قطعی طور پر بزعم خود ان کے کفریات میں شمار کرنا سراسر ظلم ہے اگر اس عبارت میں معاذ اللہ تعالیٰ کوئی توہین ہے تو پہلے حضرت سید احمد صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کو کافر قرار دینا چاہیے (العیاذ باللہ تعالیٰ) کیونکہ ملفوظات تو ان کے ہیں اور اگر محض جامع ہونے کی وجہ سے کافر قرار دینا ہے تو (معاذ اللہ تعالیٰ) حضرت مولانا عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے کافر ہونے کا احتمال ہے۔

(عبارات اکابر ص ۹۲ تا ۹۳)

قارئین ذی احتشام! مذکورہ بالا کلام سے دو باتیں ثابت ہوئیں۔

نمبر ۱:۔ کہ کتاب ''صراط مستقیم'' مولوی اسماعیل دہلوی کی تصنیف نہیں بلکہ یہ مولوی سید احمد کے ملفوظات ہیں جن کو مولوی اسماعیل اور مولوی عبدالحی دونوں نے جمع کیا ہے۔

نمبر ۲:۔ اگر فتویٰ لگانا ہے تو سب پر لگاؤ کیونکہ عبارت سید احمد کی ہے اس کو جمع اسماعیل اور عبدالحی نے کیا ہے لہٰذا تینوں کو کافر قرار دینا چاہیے۔

## نمبر ایک کا جواب

قارئین کرام! صفدر صاحب کا یہ اعتراض بالکل فضول اور من گھڑت ہے جب کہ اس کے برعکس حقیقت یہ ہے کہ یہ عبارت مولوی اسماعیل دہلوی کی ہی ہے ملاحظہ فرمائیں۔

منشی علی محمد صاحب لکھتے ہیں! حضرت مولانا شہید رحمۃ اللہ علیہ نے محض شیخ یا رسولؐ کے خیال آجانے کو ہرگز برا نہیں کہا۔

(سیف علی بر گردن غوی ص ۱۰۷ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

اس سے پتہ چلا کہ یہ عبارت مولوی اسماعیل دہلوی کی ہی ہے لیکن صفدر صاحب کی بداخلاقی جوانہوں نے کہا کہ فاضل بریلوی (رحمۃ اللہ علیہ) کا اس عبارت کو اسماعیل دہلوی کی کہنا سراسر ظلم ہے جیسا کہ پیچھے گزر چکا تو کیا یہی ظلم مولوی علی محمد صاحب نے نہیں کیا اگر کیا ہے بلکہ ضرور کیا ہے تو ان پر علماء دیوبند فتویٰ لگانے کی ہمت کیوں نہیں کرتے۔

# فتاویٰ رشیدیہ کا حوالہ

سوال: کتاب تقویۃ الایمان وایضاح الحق وصراط مستقیم تینوں کس کی تصنیف ہیں اور کتاب حجۃ اللہ البالغہ کس کی تصنیف سے ہے یعنی اس کے مؤلف کون ہیں؟

جواب: حجۃ اللہ البالغہ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ہے اور صراطِ مستقیم اور تقویۃ الایمان جناب مولانا محمد اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔ ایضاح الحق بندہ کو یاد نہیں ہے کیا مضمون ہے کس کی تالیف باقی ان تینوں کتابوں (حجۃ اللہ البالغہ، تقویۃ الایمان وصراط مستقیم) سے میں واقف ہوں۔

قارئین کرام! فتاویٰ رشیدیہ کے حوالے سے پتہ چلا کہ صراطِ مستقیم اسماعیل دہلوی کی ہی تصنیف ہے اور رشید احمد گنگوہی صاحب نے کہا ہے میں اس سے واقف بھی ہوں پس معلوم ہوا کہ سرفراز صفدر صاحب کا یہ کہنا کہ صراطِ مستقیم اسماعیل دہلوی کی تصنیف نہیں ہے ہوا میں تیر چلانے کے مترادف ہے اور یوں ہے کہ جیسے کوئی اندھا کہے کہ سورج تو ہے ہی نہیں۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے!

آنکھیں اگر بند ہوں تو پھر دن بھی رات ہے
اس میں قصور کیا ہے بھلا آفتاب کا

اور گنگوہی صاحب دیوبندیوں کے وہ معتبر بزرگ ہیں کہ جن کے بارے میں عاشق الٰہی میرٹھی صاحب لکھتے ہیں ! کہ آپ (یعنی گنگوہی) صاحب نے کئی مرتبہ بحیثیت تبلیغ یہ الفاظ فیض ترجمان سے فرمائے "سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے"

(تذکرۃ الرشید ج دوم ص ۳۵ مطبوعہ ادارہ اسلامیات)

معلوم ہوا ! دیوبندیوں کے لئے حق وہی ہے جو رشید صاحب کہیں اور رشید گنگوہی صاحب لکھتے ہیں کہ صراط مستقیم اسماعیل دہلوی کی تصنیف ہے لہٰذا تمام دیوبندیوں کو گنگوہی صاحب کی یہ بات ماننی چاہیے مگر صفدر صاحب کا یہ بے گانہ پن ہے کہ وہ حق کو چھوڑے ہوئے ہیں۔

قارئین ! ظاہری بات ہے کہ یہ دونوں عبارتیں آپس میں تضاد رکھتی ہیں اور ان دونوں متضاد باتوں میں صرف ایک سچ ہے اور دوسری جھوٹ اگر صفدر صاحب کی بات جھوٹ ہے تو لعنت کا طوق ان کے گلے میں جائے گا اور اگر گنگوہی صاحب جھوٹ بول رہے ہیں تو وہ لعنت اللہ علی الکاذبین کی زد سے کیسے نکل سکتے ہیں؟

## نمبر دو کا جواب

اگر بالفرض یہ عبارت سید احمد کی ہے یا مولوی عبدالحی کی ہے چونکہ یہ عبارت گستاخانہ اور کفریہ ہے جیسا کہ پیچھے ثابت ہو چکا لہٰذا یہ عبارت کسی

کی بھی ہو کفریہ ہے اور اس کا لکھنے والا کافر ہے چاہے کوئی بھی ہو، کسے باشد۔

## دیوبندیوں کے وسیع النظر اور محقق عالم اسمٰعیل دہلوی

اشرف علی تھانوی صاحب لکھتے ہیں! خاں صاحب نے فرمایا کہ ایک روز مولانا اسماعیل صاحب شہید دہلی میں جامع مسجد کے حوض پر بیٹھے ہوئے وعظ فرما رہے تھے اتنے میں تبرکات نکلے اور لوگ ان کے ساتھ بہت زور شور سے نعت پڑھتے ہوئے آئے مگر مولانا نے التفات نہیں کیا اور برابر وعظ کہتے رہے یہ بات لوگوں کو ناگوار ہوئی اور انہوں نے یہ کہا کہ مولانا آپ کیا کر رہے ہیں؟ اٹھئے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تبرکات کی تعظیم دیجئے۔ مولانا اس پر بھی نہ اٹھے۔

(ارواح ثلاثہ ص ۶۲ مطبوعہ رحمانیہ)

## کھانے کے دوران ناک سنکنا

مولوی محمد حسن نہایت نازک مزاج اور نازک طبع تھے جب کھانے کا وقت آیا اور مولوی صاحب مولانا شہید (اسماعیل دہلوی) کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھے تو ایک ہی نوالہ لینے پائے تھے کہ مولانا شہید نے زور سے ناک سنکی، مولوی صاحب کھانے سے فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور چلے گئے

مولانا شہید نے ان کے اٹھ جانے کی مطلق پرواہ نہ کی اور اپنے خدام سے کہا کہ اب اس کا زیادہ خیال رکھا جائے کہ یہ کہیں کھانا نہ کھاسکیں۔

خدام نے ایسا ہی کیا۔ جب دوسرا وقت آیا کھانا کھانے بیٹھے تو مولانا نے پھر زور سے سنکا مگر مولوی محمد حسن اس وقت نہ اٹھے جب وہ نہ اٹھے تو مولانا نے رینٹ کو ان کے سامنے انگلیوں سے ملا اس پر ان سے رہا نہ گیا اور یہ کہہ کر کہ مولانا کیا کرتے ہو؟ فوراً اٹھ کر چلے گئے۔

مولانا نے اپنے خدام کو پھر ہدایت کی کہ دیکھو ان کو ہرگز کھانا نہ کھانے دینا جب تیسرا وقت ہوا تو پھر کھانا کھانے بیٹھے، مولانا شہید نے پھر زور سے سنکا اور ہاتھ سے رینٹ کو ملتے ہوئے ان کے کھانے کی طرف لے گئے۔ انہوں نے اپنا پیالہ مولانا (اسماعیل) کے سامنے کر دیا اور کہا کہ اب تو اگر آپ اس میں ملا بھی دیں تب بھی کھالوں گا۔

(ارواحِ ثلاثہ ص ۶۱ تا ۶۲)

قارئین کرام! جن کی حرکتیں ایسی ہوں اور جن کا کھانا ایسا ہو تو ایسے آدمیوں سے اسلام کی بدنامی اور گستاخیوں کے سوا اُمید بھی کیا لگائی جاسکتی ہے۔ (الامان والحفیظ)

## اعلیٰ حضرت پر اعتراض

قارئین کرام! علماءِ دیوبند اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ پر ایک اعتراض

کرتے ہیں کہ اگر مولوی اسماعیل دہلوی نے اس قدر کفریات بولے ہیں تو تمہارے اعلیٰ حضرت نے اس کو کافر کیوں نہیں کہا یہ رونا خصوصاً مولوی سرفراز صفدر نے عبارات اکابر میں بہت زیادہ رویا ہے۔

## اعتراض کا جواب

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا اسماعیل دہلوی کو کیسا سمجھنا چاہیے ؟

فرمایا! میرا مسلک یہ ہے کہ وہ یزید کی طرح ہے اگر کوئی کافر کہے منع نہ کریں گے اور خود کہیں گے نہیں۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ اول صفحہ ۱۰۲ مطبوعہ بریلی کتب خانہ کراچی)

قارئین کرام! اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے صاف بیان فرمایا کہ اگر کوئی اسماعیل دہلوی کو کافر کہے تو ہم منع نہ کریں گے یہ جملہ ظاہر کرتا ہے کہ اسماعیل دہلوی کی عبارتیں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کفریہ ہی تھیں البتہ فتویٰ کفر نہ لگانے کی وجہ یہ تھی کہ اسماعیل دہلوی کی توبہ مشہور ہو گئی تھی۔ ملاحظہ ہو !

## گنگوہی سے کسی نے پوچھا

کہ ایک بات یہ مشہور ہے کہ مولوی اسماعیل صاحب شہید نے اپنے

انتقال کے وقت بہت سے آدمیوں کے روبرو بعض مسائل تقویۃ الایمان سے توبہ کی ہے آپ نے بھی کہیں یہ بات سنی ہے یا محض افتراء ہے؟

(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۲۰۵)

اس سے پتہ چلا کہ اسماعیل دہلوی کی توبہ مشہور ہو چکی تھی، اور اسی شہرت کو سُن کر سائل نے فتویٰ پوچھا اور یہی وجہ تھی کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اسماعیل دہلوی کو کافر نہیں کہا اب رہ گئی بات بعد کے علماء کی تو اس کا جواب بھی پیش خدمت ہے۔

# گنگوہی صاحب کا سائل کو جواب

بندے کے نزدیک سب مسائل اس کے صحیح ہیں اگرچہ بعض مسائل میں بظاہر تشدّد ہے اور توبہ کرنا ان کا بعض مسائل سے محض افتراء ہے اہل بدعت کا۔

(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۲۰۶)

اس سے پتہ چلا کہ اس نے توبہ نہیں کی تھی اس کی توبہ کی خبر خالی افواہ تھی اب فتویٰ یہ ہے کہ مولوی اسماعیل دہلوی کافر ہے جیسا کہ المہند کے حوالے سے پیچھے گزر چکا۔

وما علینا الا البلاغ المبین

31.12.2013

# اکابرین دیوبند کا دوسرا املّا

# مولوی قاسم نانوتوی

## بانی دارالعلوم دیوبند

## تعارف

قبل اس سے کہ گستاخانہ عبارت لکھی جائے مولوی قاسم نانوتوی کا مختصر سا تعارف پیش خدمت ہے۔

مولوی اشرف علی تھانوی صاحب لکھتے ہیں!

''حضرت قاسم العلوم والخیرات جناب مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ بانی دارالعلوم دیوبند قدس اللہ سرہ''

(ارواح ثلاثہ صفحہ ۲۰۱ حکایت نمبر ۲۱۲)

خلیل احمد سہارنپوری صاحب لکھتے ہیں!

''ہمارے شیخ و مولانا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ''

(المہنّد علی المفنّد عربی اردو صفحہ ۴۶)

مولوی سرفراز خاں صفدر صاحب لکھتے ہیں!

''حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ''

(عبارات اکابر صفحہ ۱۱۹)

دیوبندیوں کے متکلم اسلام الیاس گھمّن صاحب لکھتے ہیں!

"حجۃ الاسلام حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ۔"

(حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ صفحہ ۱۱۴)

اِن حوالوں سے معلوم ہوا کہ نانوتوی صاحب علماء دیوبند کے اکابرین میں سے ہیں آگے ان گستاخانہ عبارتوں کی طرف چلتے ہیں جو دیوبندیوں کے حجۃ الاسلام نے لکھیں ہیں۔

## کچھ فضیلت نہیں گستاخی نمبر ا

قاسم نانوتوی صاحب لکھتے ہیں!

"گذارش ہے کہ اوّل معنیٰ خاتم النبین معلوم کرنے چاہئیں تاکہ فہم جواب میں کچھ دقّت نہ ہو۔ سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔"

(تحذیر الناس صفحہ نمبر ۳ مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ ضلع سہارنپور)

## تحذیر الناس کا حاشیہ

۲ کے حاشیہ میں ہے کہ یعنی عوام کا خیال تو یہ ہے کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم فقط اس معنے کے خاتم النبین ہیں کہ آپ سب سے آخری نبی ہیں یعنی یہ عوام کا خیال ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کما حقہ کا اظہار نہیں ہوتا۔"

(تحذیر الناس صفحہ ۳ حاشیہ نمبر ۲)

## یہ ثابت ہوا

قارئین کرام! نانوتوی صاحب کی اس عبارت کا صریح اور صاف اور واضح مطلب یہی ہوا کہ لفظ خاتم النبین کے یہ معنی سمجھنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پچھلے نبی ہیں یہ تو ناسمجھ لوگوں کا خیال ہے (کیوں کہ لفظ عوام جب اہل فہم کے مقابلے میں بولا جاتا ہے تو پھر اس کا معنی ناسمجھ ہوتا ہے) سمجھ دار لوگوں کے نزدیک یہ معنی غلط ہیں کیوں کہ زمانے کے لحاظ سے سب سے پہلے یا سب سے پیچھے ہونا اپنی ذات کے اندر کوئی خوبی نہیں رکھتا۔

## نانوتوی صاحب کے نزدیک "ختم نبوت" کی تعریف

مثال دینے کے بعد کہ سو اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کا تصور فرمایئے۔ یعنی آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض اوروں کی نبوت آپ کا

فیض ہے پر آپ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں۔

(تحذیر الناس صفحہ نمبر ۴)

قارئین کرام! اِس کا مطلب یہ ہوا کہ ختم نبوت کے یہ معنیٰ تصور کرنے چاہئیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بغیر کسی دوسرے کے واسطے کے خود بخود اپنی ذات سے نبوت حاصل ہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سوا ہر نبی کو اپنی ذات سے نہیں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فیض سے ہے۔

## تفسیر وحدیث میں نہیں

نانوتوی صاحب نے ختم نبوت کے جو معنیٰ بیان کیے ہیں وہ نہ تو کسی تفسیر میں ہیں اور نہ ہی کسی حدیث میں اور نہ ہی اصول وفقہ ولغت کی کسی کتاب میں ہیں کہ خاتم کے معنیٰ موصوف بالذات ہوتے ہیں بلکہ ختم نبوت کے جو معنی نانوتوی صاحب نے بیان کئے ہیں وہ ان کے خود ساختہ ہیں۔

ملاحظہ ہو!

## نانوتوی صاحب کا اعتراف

اگر بوجہ کم التفاتی بڑوں کا فہم کسی مضمون تک نہ پہنچا تو ان کی شان میں کیا نقصان آگیا اور کسی نادان نے کوئی ٹھکانے کی بات کہہ دی تو کیا اتنی

بات سے وہ عظیم الشان ہو گیا۔

گاہ باشد کے کود کے ناداں

بغلط برہدف زند تیرے

(تحذیر الناس صفحہ ۲۶)

معلوم ہوا ختم نبوت کے یہ معنی نانوتوی صاحب سے پہلے کسی نے نہ کئے مزید حوالے ملاحظہ ہوں۔

مولوی خلیل احمد سہارنپوری لکھتے ہیں!

ہمارے خیال میں علماء متقدمین اور اذکیا متبحرین میں سے کسی کا ذہن اس میدان کے نواح تک بھی نہیں گھوما۔

(المہند علی المفند عربی اردو صفحہ ۴۸)

## مولوی سرفراز صفدر کا اقرار

”حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک منطقانہ اصطلاح سے بعض پڑھے لکھے لوگوں کو بھی شبہ پیدا ہو جاتا ہے“

(عبارات اکابر صفحہ ۱۲۶)

قارئین کرام !

صفدر صاحب صاف طور پر اقرار کر رہے ہیں کہ ایک تو یہ اصطلاح نانوتوی صاحب کی اپنی ہے اور دوسرا یہ کہ یہ عبارت مغالطہ پرور ہے۔

قارئین کرام! کوئی مخالف بھی ایسا نہیں الّا ماشاء اللہ کہ جو اپنی شکست کو برملا تسلیم کر لے مگر مخالف کا یہ کہہ دینا بھی کافی ہوتا ہے کہ مقابلہ برابر کا رہا۔ اسی طرح یہاں پر صفدر صاحب نے پوری طرح تو اقرار نہیں کیا کہ یہ عبارت گستاخی ہے مگر ان کا یہ کہنا بھی کافی ہے کہ یہ عبارت بعض پڑھے لکھوں کو بھی شبہ میں ڈال دیتی ہے۔

# دیوبندیوں کے دور حاضر کے مشہور مولوی الیاس گھمن کا اقرار

''یہ حجۃ الاسلام کی اپنی اصطلاح ہے''

(حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ صفحہ ۱۲۴)

تھیں میری اور رقیب کی راہیں جُدا جُدا
آخر کو ہم دونوں درِ جاناں پہ جا ملے

ناظرین کرام! ان حوالوں سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کے بارے تمام دیوبندیوں کا وہ عقیدہ ہے جو قاسم نانوتوی کا عقیدہ ہے باقی رہی اسلاف کی بات تو ان کے عقیدے سے علماء دیوبند کو کچھ لینا دینا نہیں مگر یہ واضح رہے کہ خاتم النبین کے جو معنی نانوتوی صاحب نے کئے ہیں وہ بدعت ہیں اور اب تک کے علماء اولیاء اور محدثین وفقہا بلکہ اجماعِ اُمت کے خلاف ہیں۔

کیوں کہ نانوتوی صاحب کے ان معنوں سے ختم نبوت زمانی کا انکار لازم آتا ہے جو کہ کفر ہے۔

## تحذیر الناس کی مزید گستاخانہ عبارتیں

گستاخی نمبر ۲

''اگر فرض کیجئے آپ کے زمانہ میں بھی اس زمین میں یا

آسمان میں کوئی نبی ہو تو وہ بھی اس وصف نبوت میں آپ ہی کا محتاج ہوگا“

(تحذیر الناس صفحہ ۱۳ تا ۱۴)

## مرزائیوں کی بنیاد

قاسم نانوتوی نے مرزائیوں کی بنیاد رکھی اور نانوتوی صاحب اور قادیانی صاحب میں فرق یہ ہے کہ نانوتوی صاحب نے فرض کر کے نبوت کا دروازہ کھولا اور مرزائیت کی بنیاد رکھی اور مرزا غلام احمد نے اسے حقیقت بنا کر پوری عمارت ہی تیار کر ڈالی۔

## آپ کے زمانہ میں نبی گستاخی نمبر ۳

”اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔“

(تحذیر الناس صفحہ ۱۴)

## نبی پیدا ہو گستاخی نمبر ۴

”اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اس زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔“

(تحذیر الناس صفحہ ۲۵)

# نانوتوی کے نزدیک

قارئین کرام! مذکورہ شدہ عبارتوں سے پتہ چلا کہ نانوتوی صاحب کے نزدیک خاتم النبیین کے معنی آخری نبی نہیں کیونکہ اگر نانوتوی صاحب کے نزدیک خاتم النبیین کے معنی آخری نبی ہوتے تو عبارت یوں ہوتی کہ اگر بعد زمانہ نبوی کوئی نبوت کا مدعی ہوتو وہ جھوٹا ہے کیونکہ خاتم النبیین کا معنی آخری نبی ہے اور ہمارے نبی ﷺ آخری نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں اسی لئے اہلسنّت کا عقیدہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبی ہونا محال ہے مگر نانوتوی صاحب نے نیا عقیدہ گھڑا اور فتنہ قادیانیت کی بنیاد رکھی اور ختم نبوت زمانی کا انکار کیا اس عبارت پر فتویٰ بھی دیوبندیوں کے گھر سے ملاحظہ ہو۔

# دیوبندیوں کے نزدیک کافر ہے

مولوی خلیل احمد سہارنپوری لکھتے ہیں!

"ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ ہمارے سردار و آقا اور پیارے شفیع محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہے"

آگے لکھتے ہیں! "جو اس کا منکر ہے وہ ہمارے نزدیک کافر ہے"

(المہند عربی اردو صفحہ ۴۵)

## نام کا مسلمان

دیوبندیوں کے قاسم العلوم والخیرات اور حجۃ الاسلام کا خود اپنے منہ سے اقرار کہ میں نام کا مسلمان ہوں۔

اس زمانے کے علماء سے ہو سکے تو اس گنہگار کو جس کا اسلام برائے نام ہے دستگیری فرما کر ورطہ ہلاکت سے نجات دیں۔

(تحذیر الناس صفحہ ۳۸)

## طالب علموں کی جوتیاں اُٹھانا

حضرت مولانا قاسم صاحب جس طالب علم کے اندر تواضع دیکھتے تھے اس کے جوتے خود اٹھالیا کرتے تھے۔

(ارواحِ ثلاثہ صفحہ ۲۶۰ حکایت نمبر ۲۸۸)

## کمر بند کھولنے کی گندی عادت

مولانا (قاسم نانوتوی) بچوں سے ہنستے بولتے بھی تھے اور جلال الدین صاحبزادہ مولانا محمد یعقوب صاحب سے جو اس وقت بالکل بچے تھے بڑی ہنسی کیا کرتے تھے، کبھی ٹوپی اُتارتے کبھی کمر بند کھول دیتے تھے۔

(ارواحِ ثلاثہ صفحہ ۲۵۶ حکایت نمبر ۲۷۵)

# نانوتوی کا شیطانی فیض

مولانا منصور علی خاں صاحب مرحوم مراد آبادی حضرت نانوتوی کے تلامذہ میں سے تھے طبیعت کے ساتھ ادھر جھکتے تھے انہوں نے اپنا واقعہ خود بھی مجھ سے نقل فرمایا کہ مجھے ایک لڑکے سے عشق ہو گیا اور اس قدر اس کی محبت نے طبیعت پر غلبہ پایا کہ رات دن اسی کے تصور میں گزرنے لگے۔

(ارواحِ ثلاثہ صفحہ ۲۳۶ حکایت نمبر ۲۵۱)

فرصت قلیل اور کہانی طویل ہے
شکوے تو ہیں ہزار مگر جانے دیجئے

# اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر اعتراض

علماء دیوبند کی طرف سے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ مولوی احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے نانوتوی کی تین ۳ عبارتوں کو ایک عبارت بنا کر خیانت سے کام لیتے ہوئے علماء حرمین طیبین کو چالاکی سے دکھا کر پھر کفر کا فتویٰ لیا گیا ہے یہی رونا مولوی سرفراز خاں صفدر نے عبارات اکابر میں اور مولوی الیاس گھمن صاحب نے حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ میں صدہا بار رویا ہے۔

لیکن اس کے جواب میں عرض یہ ہے کہ تحذیر الناس کی جو عبارتیں

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے علماء حرمین کو دکھا کر دیو بندیوں پر کفر کا فتویٰ لیا ہے وہ عبارتیں اگر اکٹھی لکھی جائیں تب بھی کفر ہیں اور اگر الگ الگ لکھی جائیں تب بھی کفر ہے اب دیو بندیوں کو اس سے غرض نہیں ہونی چاہیے کہ عبارتیں اکٹھی لکھی ہیں یا الگ الگ کیوں کہ ہمارے نزدیک دونوں صورتوں میں کفر ہے۔

وما علینا الا البلاغ المبین

بروز بدھ ۲۸ صفر المظفر ۱۴۳۵ھ 01.01.2014

# شطرنج دیوبند کا تیسرا مہرہ

# مولوی رشید احمد گنگوہی

## گنگوہی کا تعارف

مولوی رشید احمد گنگوہی کا مختصر سا تعارف پیش خدمت ہے۔

اشرف علی تھانوی صاحب لکھتے ہیں!

قطب ربانی مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہ۔

(ارواحِ ثلاثہ صفحہ ۲۶۳ حکایت ۲۹۵)

دیوبندیوں کے عمدۃ الاقران عاشق الٰہی میرٹھی لکھتے ہیں!

پنجاب کے ایک باشندے نے خواب میں خود کو حضور علیہ السلام کے سامنے دیکھا اور حضرت ان سے ارشاد فرماتے ہیں کہ تم مولوی رشید احمد ہندی سے بیعت کرلو ان سے بہتر اس وقت کوئی نہیں۔

(تذکرۃ الرشید جلد دوم صفحہ ۳۹۲ مطبوعہ ادارہ اسلامیات لاہور)

منشی علی محمد صاحب لکھتے ہیں!

حضرت مولانا قطب الارشاد رشید احمد صاحب قدس سرہ گنگوہی۔

(سیف علی بر گردن غوی صفحہ ۸۹)

سرفراز خاں صفدر صاحب لکھتے ہیں!

قطب الارشاد، فقیہہ نفس، ماہر رموز شریعت، واقف اسرار طریقت داعی توحید وسنت اور ماحی شرک و بدعت حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز کی شخصیت مذہبی اور سیاسی لحاظ سے ہندوستان کی علمی دنیا میں نہ صرف جانی پہچانی ہے بلکہ قابلِ اعتماد اور مقبول شخصیت ہے۔

(عبارات اکابر صفحہ ۱۴۰)

گھمن صاحب لکھتے ہیں!

قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی۔

(حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ صفحہ ۱۷۰)

## گنگوہی دیوبندیوں کے نزدیک

قارئین کرام! ان پانچ حوالوں سے معلوم ہوا کہ مولوی رشید احمد گنگوہی علماء دیوبند کے ہاں نہ صرف صاحب مقام وعزت ہے بلکہ ان کے لئے قابلِ اعتماد اور مقبول شخصیت بھی ہے۔

## اللہ جھوٹ بولنے پر قادر ہے (معاذ اللہ) گستاخی نمبر ا

الحاصل امکان کذب سے مراد دخول کذب تحت قدرت باری

تعالیٰ ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ وعید فرمایا ہے اس کے خلاف پر قادر ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۲۱۶)

یعنی اس عبارت کا مفہوم یوں ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ وعید فرمایا ہے اس کے خلاف پر اللہ تعالیٰ قادر ہے اور یہ عمل جھوٹ ہے اور کذب یعنی جھوٹ اللہ تعالیٰ کی قدرت میں شامل ہوا جیسا کہ فتاویٰ رشیدیہ کی ایک اور عبارت سے یہ مفہوم بالکل واضح ہو جاتا ہے۔

گنگوہی صاحب لکھتے ہیں!

نمبر ۱ :۔ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰٓ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا الآیۃ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے اس بات پر کہ تم پر عذاب بھیجے۔

نمبر ۲ :۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۔

اور اللہ تعالیٰ ان کو عذاب نہ دے جبکہ آپ ان میں موجود ہیں۔

آیت ثانیہ میں نفی عذاب کا وعدہ فرمایا اور ظاہر ہے کہ اگر اس کا خلاف ہو تو کذب لازم آئے گا مگر آیت اولیٰ سے اس کا تحت قدرت باری تعالیٰ داخل ہونا معلوم ہوا پس ثابت ہوا کہ کذب داخل تحت قدرت باری تعالیٰ جل وعلا ہے کیوں نہ ہو وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۲۱۶)

اس سے معلوم ہوا کہ گنگوہی صاحب کے نزدیک خلاف وعید کذب

یعنی جھوٹ ہے اور اللہ جھوٹ بولنے پر قادر ہے اور آگے دلیل یہ دی ہے کہ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے۔

ایک مقام پر یوں ہے !

پس مذہب جمیع محققین اہلِ اسلام وصوفیائے کرام وعلماء عظام کا اس مسئلہ میں یہ ہے کہ کذب داخل تحت قدرت باری تعالیٰ ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۲۱۶)

دوسرے مقام پر یوں ہے!

امکان کذب بایں معنی کہ جو کچھ حق تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے اس کے خلاف پر وہ قادر ہے مگر باختیار خود اس کو نہ کرے گا یہ عقیدہ بندے کا ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۲۳۲)

گنگوہی صاحب کے شاگرد صاحب یوں لکھتے ہیں!

امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا بلکہ قدماء میں اختلاف ہوا ہے کہ خلف وعید آیا جائز ہے کہ نہیں؟

(براہین قاطعہ صفحہ نمبر ۶ مطبوعہ کتب خانہ امدادیہ دیوبند)

قارئین کرام! ان عبارتوں سے معلوم ہوا کہ گنگوہی صاحب خلف وعید کو جھوٹ بنا کر دراصل اللہ سبحانہ کی بے ادبی اور گستاخی کرنا چاہتے ہیں کیوں کہ جو علماء بھی خلف وعید کے قائل ہیں وہ خلف وعید کو ہرگز جھوٹ نہیں کہتے بلکہ وہ تو خلف وعید کو اللہ تعالیٰ کا جود وکرم اور بخشش وعطا کہتے

ہیں مگر مولوی رشید احمد اور مولوی خلیل احمد نے علماء متقدمین پر الزام لگایا ہے کہ وہ خلف وعید کو جھوٹ کہتے تھے اور خلف وعید کو کذب یعنی جھوٹ کہنے والی اصطلاح دیوبندیوں کی خود ساختہ ہے یہی وجہ ہے کہ مولوی علی محمد صاحب اپنی کتاب ''سیف علی'' میں آئیں بائیں شائیں کرتے رہے مگر علماء اہلسنت نے جس عبارت پر گرفت کی تھی کہ کذب داخل تحت قدرت باری تعالیٰ ہے اس کا کوئی جواب نہ دے سکے اور یوں ہی مولوی سرفراز خاں صفدر نے اپنی کتاب ''عبارات اکابر'' میں اس عبارت سے یہ کہتے ہوئے جان چھڑائی کہ

''عبارتیں بالکل روشن ہیں ہمیں مزید کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے''

(عبارات اکابر صفحہ ۱۴۵)

اور یہی حال مولوی الیاس گھمن صاحب کا ہے وہ بھی ہاتھ باندھ کر آنکھیں بند کر کے اپنے اکابر کے پیچھے اندھا دھند چلتے دکھائی دیئے انہوں نے اپنی کتاب ''حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ'' میں عبارت کا دفاع کرنا تو دور وہ عبارت لکھی تک نہیں جس پر علماء اہلسنت نے گرفت کی تھی۔

علماء دیوبند کا مولوی گنگوہی کی کفریہ عبارت کو نقل تک نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ بات وہ بھی جانتے ہیں کہ اس عبارت میں گڑبڑ ضرور ہے اور اس گڑبڑ کا نتیجہ کیا نکلا ملاحظہ ہو۔

# اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

خلیل احمد صاحب لکھتے ہیں!

ہم اور ہمارے مشائخ اس کا یقین رکھتے ہیں کہ جو کلام بھی حق تعالیٰ سے صادر ہوا یا آئندہ ہوگا وہ یقیناً سچا اور بلاشبہ واقعہ کے مطابق ہے اس کے کسی کلام میں کذب کا شائبہ اور خلاف کا واہمہ بھی بالکل نہیں اور جو اس کے خلاف عقیدہ رکھے یا اس کے کلام میں کذب کا وہم کرے وہ کافر ملحد زندیق اس میں ایمان کا شائبہ نہیں۔

(المہند علی المفند عربی اردو صفحہ ۷۲ سوال نمبر ۲۴)

اس فتوے سے معلوم ہوا کہ دیوبندیوں کے قطب الارشاد شیخ اجل کی عبارت جو پیچھے نقل کی گئی کفریہ ہے اور اس عبارت کا لکھنے والا کافر ہے اور جو ایسے کافر کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

کیوں کہ گنگوہی صاحب نے صاف لکھا ہے کہ جو کچھ حق تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے اس کے خلاف پر وہ قادر ہے جب کہ اس فتوے میں کہا گیا ہے کہ اس (یعنی خدا) کے کلام میں کذب کا شائبہ اور خلاف کا واہمہ بھی بالکل نہیں اور جو مانے وہ کافر ہے لہٰذا دیوبند حضرات کے فتوے کی رو سے مولوی رشید احمد گنگوہی کافر ہے۔

# دیوبندیوں کے قطب الارشاد

## عاشق الٰہی میرٹھی صاحب لکھتے ہیں!

جس زمانے میں مسئلہ امکان کذب پر آپ کے مخالفین نے شور مچایا اور تکفیر کا فتوئ شائع کیا تو سائیں توکل شاہ صاحب نے گردن جھکالی اور تھوڑی دیر مراقب رہ کر منہ اوپر اٹھا کر اپنی پنجابی زبان میں یہ الفاظ فرمائے لوگو! تم کیا کہتے ہو میں مولانا رشید احمد صاحب کا قلم عرش کے پرے چلتا ہوا دیکھ رہا ہوں۔

(تذکرۃ الرشید صفحہ ۲۰۴ جلد دوم مطبوعہ ادارہ اسلامیات)

قارئین کرام ! ملاحظہ ہو کہ مولوی رشید گنگوہی کا قلم جو کہ بقول دیوبندیوں کے عرش کے پرے چلتا ہے اس قلم نے کیا گل کھلائے ہیں۔

کسی نے گنگوہی صاحب سے مولوی اسمٰعیل دہلوی کے بارے پوچھا۔

الجواب ! مولانا محمد اسمٰعیل صاحب کو جو لوگ کافر کہتے ہیں با تاویل کہتے ہیں اگرچہ وہ تاویل اُن کی غلط ہے لہٰذا اُن لوگوں کا کافر کہنا اور معاملہ کفار سا نہ کرنا چاہیے جیسا کہ روافض و خوارج کو بھی اکثر علماء کافر نہیں کہتے حالانکہ وہ شیخین و صحابہ کو اور حضرت علی رضی اللہ عنہم اجمعین کو کافر کہتے ہیں۔

(فتاوئ رشیدیہ ص ۱۷۲)

یعنی گنگوہی صاحب کی بات کا مفہوم یہ ہے کہ جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کافر کہے اور جو باقی صحابہ اور شیخین کو کافر کہے اکثر علماء اس آدمی کو کافر نہیں کہتے حالانکہ یہ رشید احمد گنگوہی صاحب کا سفید جھوٹ ہے بہر حال اُنہوں نے یہ لکھ کر اشارتاً اپنا مذہب بھی ظاہر کر دیا کہ میں بھی اُن لوگوں کو کافر نہیں کہتا جو حضرت علی یا دیگر صحابہ و شیخین رضوان اللہ علیہم کو کافر کہیں۔

قارئین کرام! اپنے ایمان سے پُوچھیے کہ کیا صحابہ کرام کو کافر کہنے والا کافر نہیں ہوگا۔ کہو ہوگا۔ اور ضرور ہوگا۔ مگر گنگوہی صاحب کا یہ کیسا قلم ہے کہ جو عرش سے پرے چلنے کی فضیلت بھی رکھتا ہے اور ناموسِ صحابہ کا تحفظ بھی نہیں کرتا۔

ہے سوچنے کی بات اِسے بار بار سوچ

ایک اور مقام پر یوں لکھتے ہیں!

رافضی کے کفر میں خلاف ہے جو علماء کافر کہتے ہیں۔ بعض نے اہلِ کتاب کا حکم دیا ہے بعض نے مُرتد کا۔

(فتاوٰی رشیدیہ ص ۱۷۸)

اِس میں بھی خود اُنہوں نے رافضیوں کو صراحتاً کافر نہیں کہا۔

ایک مقام پر یوں ہے !

سوال : ایک صوفی صاحب اپنی تقریر میں حضرت عکرمہ بن ابو جہل اور ابو سفیان کو جو حضور کے وقت میں موجود تھے مردود و ملعون اور

دوزخی بتلاتے ہیں۔

الجواب: ابوسفیان اور عکرمہ دونوں مُسلمان ہو گئے تھے اور عکرمہ نے اسلام کے بعد بہت سے غزوات اور جہاد کئے اور شہید ہوئے ہیں اُسد الغابہ میں مفصل مذکور ہے جو شخص حضراتِ صحابہ کی بے ادبی کرے وہ فاسق ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۲۸)

اِس فتوے سے معلوم ہوا کہ صحابہ کا بے ادب و گستاخ صرف فاسق ہے کافر نہیں ہے کیونکہ اگر صحابہ کا بے ادب گنگوہی کے نزدیک کافر ہوتا تو گنگوہی صاحب ضرور اِسے کافر کہتے کیونکہ !

مولوی عاشق الٰہی صاحب لکھتے ہیں !

امام ربانی (رشید احمد گنگوہی) نے ارشاد فرمایا ! مگر بھائی شریعت کا حکم ہے کہ کافر کو کافر کہو اِس لئے بندہ کو تعمیل میں عُذر کیا؟ جس پر علامت کفر دیکھیں گے ہم اُسے کافر سمجھیں گے اور کافر ہی لکھیں گے۔

(تذکرۃ الرشید ج ۲ ص ۲۵۱)

اس سے معلوم ہوا کہ گنگوہی صاحب کے ہاں یہ بات مُسلّم ہے کہ کافر کو کافر کہنا شریعت کا حکم ہے اور ہم جس پر علامت کُفر دیکھیں گے اُسے کافر ہی کہیں گے اور فتاویٰ رشیدیہ کے حوالے سے گزر چکا کہ گنگوہی صاحب کے نزدیک نہ تو صحابہ کا گُستاخ کافر ہے اور نہ ہی حضرت علی اور

شیخین اور صحابہ کو کافر کہنے والا کافر ہے۔

## اب سُنیے کافر کون ہے؟

گنگوہی صاحب ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں ! علماء کی توہین وتحقیر کو چونکہ علما نے کفر لکھا ہے جو بوجہ اُمر علم اور دین کے ہو لہٰذا جب قیاس مجتہد کو حق نہ کہا تو اہانت اس عالم کی امر دین وعلم میں لہٰذا کفر ہوا۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۷۸)

قارئین کرام ! پتہ چلا کہ گنگوہی صاحب کے نزدیک علماء کی اہانت وتحقیر کفر ہے مگر صحابہ کی اہانت و بے ادبی کفر نہیں بلکہ صرف فسق ہے جیسا کہ پیچھے گزرا پس معلوم ہوا کہ گنگوہی کے نزدیک صحابہ کرام علیہم الرضوان کم از کم عالم بھی نہیں تھے اور یہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی کس قدر گستاخی ہے کہ علماء کی بے ادبی کرنے والا تو کافر ہو جائے صرف بے ادبی کرنے سے ہی مگر جو صحابہ کی بے ادبی کرے بلکہ تمام صحابہ کو کافر کہے وہ صرف اور صرف فاسق ہے کافر نہیں۔

قارئین کرام ! پوچھئے علماء دیوبند سے کہ جب آپ کے بڑے بزرگ کے نزدیک صحابہ کا بے ادب کافر نہیں صحابہ کو کافر کہنے والا کافر نہیں تو پھر سپاہ صحابہ کے نام پر کیوں شور مچایا گیا کہ کافر کافر شیعہ کافر اگر صحابہ کا بے ادب اور گستاخ کافر نہیں تو لشکر جھنگوی کیوں معرض وجود میں آئی۔ معلوم ہوا

...یہ اور لشکر جھنگوی کے نام پر آج تک عوام کو دھوکا دیا گیا اور مزید دیا جارہا ہے مگر حقیقت تو کچھ اور ہی ہے ایک اور حوالہ ملاحظہ کریں۔

گنگوہی صاحب لکھتے ہیں!

سوال:۔ تعزیہ داروں اور مرثیہ خوانوں اور بے نمازیوں کے جنازہ کی نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:۔ یہ لوگ فاسق ہیں اور فاسق کے جنازہ کی نماز واجب پس ضرور پڑھنا چاہیے۔

(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۲۶۲)

قارئین کرام! کون نہیں جانتا کہ تعزیہ دار اور مرثیہ خواں رافضی ہوتے ہیں لیکن عجیب بات ہے کہ ان لوگوں کی نماز جنازہ پڑھنی گنگوہی صاحب کے نزدیک واجب ہے کیوں کہ یہ لوگ فاسق ہیں اور فاسق کی نماز جنازہ پڑھنی واجب ہے۔

مگر قارئین پر یہ ظاہر ہو کہ گنگوہی صاحب کے نزدیک صحابہ کا بے ادب اور صحابہ کو کافر کہنے والا بھی فاسق ہی ہے لہٰذا گنگوہی کے اس فتوے سے ان لوگوں کی نماز جنازہ پڑھنی بھی واجب ہے جو صحابہ کی بے ادبی کریں یا تمام صحابہ کو کافر کہیں۔ (استغفر اللہ)

قارئین کرام! یہ ہے اصل حقیقت دیوبندیوں کی مگر عوام کو دھوکہ دینے کے لئے کبھی سپاہ صحابہ کے نام شور مچایا گیا کبھی لشکر جھنگوی کے نام پر

بہر حال ایسی منافقت والا مذہب دیوبندیوں کو ہی مبارک ہو۔ ہم تو یہ کہتے ہیں جو صحابہ کو (معاذ اللہ) کافر کہے وہ بھی کافر ہے جو صحابی کی ادنیٰ سی توہین کرے وہ بھی کافر ہے۔

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھ ہوتا ہے کیا ؟

## گنگوہی کی کہانی عاشق الٰہی میرٹھی کی زبانی

ایک روز مجمع کثیر میں آپ نے یہ الفاظ فرمائے کہ بھائیو! ایک بات کہتا ہوں اور یا اللہ تو خوب جانتا ہے کہ کیوں کہتا ہوں (یعنی فخر مقصود نہیں بلکہ اظہار حق مطلوب ہے) وہ یہ کہ یہ جو میرا طریقہ ہے بعینہٖ یہی صحابہ رضی اللہ عنہم کا طریق ہے اس پر ثابت قدم رہنا اور اس کو ہاتھ سے نہ جانے دینا۔

(تذکرۃ الرشید ج ۲ ص ۵۴)

## گنگوہی کے بارے میں عاشق الٰہی میرٹھی کی رائے

اس آخری زمانے میں مدار ہدایت وارشاد آپ (یعنی گنگوہی) کی ذات بابرکات تھی۔

(تذکرۃ الرشید ج ۲ ص ۴۵)

ایک اور جگہ یوں ہے!

قدم قدم پر آپ کو متابعت پیغمبر ملحوظ تھی۔

(تذکرۃ الرشید ج دوم ص ۵۴)

قارئین کرام! معلوم ہوا کہ گنگوہی صاحب قدم قدم پر حضور علیہ السلام کی متابعت کو ملحوظ رکھتے تھے اسی لئے مدار ہدایت ونجات گنگوہی صاحب کی ذات تھی اور گنگوہی صاحب کے بقول ان کا طریق ہی صحابہ کا طریق ہے۔

## گنگوہی کی کہانی اشرف تھانوی کی زبانی

ایک دفعہ گنگوہ کی خانقاہ میں مجمع تھا حضرت گنگوہی اور حضرت نانوتوی کے مرید وشاگرد سب جمع تھے اور یہ دونوں (گنگوہی اور نانوتوی) حضرات بھی وہیں مجمع میں تشریف فرما تھے کہ حضرت گنگوہی نے حضرت نانوتوی سے محبت آمیز لہجہ میں فرمایا کہ یہاں ذرا لیٹ جاؤ حضرت نانوتوی کچھ شرما سے گئے مگر حضرت نے پھر فرمایا تو مولانا بہت ادب کے ساتھ چت لیٹ گئے۔

حضرت (گنگوہی) بھی اسی چار پائی پر لیٹ گئے اور مولانا کی طرف کو کروٹ کے کر اپنا ہاتھ ان کے سینے پر رکھ دیا جیسے کوئی عاشق صادق اپنے قلب کو تسکین دیا کرتا ہے مولانا (نانوتوی) ہر چند فرماتے ہیں کہ میاں کیا کر رہے ہو یہ لوگ کیا کہیں گے۔

حضرت نے فرمایا کہ! لوگ کہیں گے کہنے دو۔

(ارواحِ ثلاثہ صفحہ ۲۷۳ تا ۲۷۴ حکایت نمبر ۳۰۵)

قارئین کرام! یہ واقعہ کسی تبصرے کا محتاج نہیں کیونکہ ہر ذی شعور اس واقعہ کو پڑھ کر اندازہ لگا سکتا ہے کہ ایسے واقعات وعملیات کو کیا کہتے ہیں اور شاید اس طرح کے مولویوں کی وجہ سے باقی علماء بھی بدنام ہیں لیکن مبارک ہو دیوبندیوں کو کہ گستاخ ہونے کے ساتھ ساتھ اس طرح کے کاموں کا سہرا بھی انہیں کے سر سجتا ہے۔

قارئین کرام! میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح کی حرکتیں کر کے یوں کہنا کہ میرا طریقہ بعینہٖ صحابہ کا طریق ہے اور اس طرح کے مظاہرے کر کے یوں کہنا کہ گنگوہی کو قدم قدم پر متابعت پیغمبر ملحوظ تھی یہ نہایت ہی انتہا کی گستاخی اور بے ادبی ہے اور صحابہ اور حضور علیہ السلام کی بدترین توہین ہے مگر یہ ایوارڈ بھی دیوبندیوں کے کھاتے جاتا ہے ملاحظہ ہو۔

مولوی عاشق الٰہی میرٹھی صاحب لکھتے ہیں!

آپ (یعنی گنگوہی) کے قدم قدم پر حق تعالیٰ کی جانب سے نگرانی و نگہبانی ہوتی تھی۔ آپ اولیاء اللہ کے اس اعلیٰ طبقے میں رکن اعظم بن کر داخل ہوئے تھے جن کے اقوال و افعال اور قلب و جوارح کی ہر زمانہ میں حفاظت کی گئی ہے اور جن کی زبان اور اعضائے بدن کو تائید و توفیق خداوندی نے مخلوق کو گمراہی سے بچانے کے لئے اپنی تربیت و کفالت

میں لے رکھا تھا۔

(تذکرۃ الرشید ج دوم ص ۳۵)

قارئین کرام ! ارواحِ ثلاثہ کے حوالے جو واقعہ گزرا اسے بھی سامنے رکھ لیں اور پھر میرٹھی صاحب کی یہ بکواس پڑھیں تو بالیقین آپ پر واضح ہو جائے گا کہ یا تو یہ بکواس جھوٹی ہے یا پھر تھانوی نے واقعہ نقل کر کے جھوٹ جیسی لعنت کا طوق اپنے گلے میں ڈالا ہے بہر حال آگے دیکھئے لکھتے ہیں!

آپ (یعنی گنگوہی) نے کئی مرتبہ بحیثیت تبلیغ یہ الفاظ زبان فیض ترجمان سے فرمائے۔ سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور بقسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں ہوں مگر اس زمانہ میں ہدایت و نجات موقوف ہے میرے اتباع پر۔

(تذکرۃ الرشید ج ۲ ص ۳۵)

قارئین کرام ! اگر تو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے تو رشید احمد نے صحابہ کے بے ادب کو فاسق کہا ہے اور پھر کہا ہے کہ فاسق کی نماز جنازہ پڑھنی واجب ہے۔ اگر حق وہ ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے تو پھر دیوبندیوں نے اپنے بزرگ کے فتوے کے خلاف جا کر سپاہ صحابہ کیوں بنائی لشکر جھنگوی وغیرہ جماعتیں معرضِ وجود میں کیوں آئیں۔ اب دونوں باتوں میں ایک تو دھوکہ اور جھوٹ ہے اس کا فیصلہ ہم علماء دیوبند پر

چھوڑتے ہیں۔ بہر حال آگے گنگوہی صاحب کہتے ہیں کہ ہدایت ونجات میری اتباع پر موقوف ہے۔

اس سلسلے میں بھی علماء دیوبند سے گذارش ہے کہ جو حوالہ ارواح ثلاثہ کا گزرا اس واقعہ کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا علماء دیوبند خود اس کا اتباع کرتے ہیں یا نہیں یا اپنے مدرسوں کے طالب علموں کو گنگوہی کی اتباع سکھاتے ہیں یا نہیں؟

شاید یہ سوال علماء دیوبند کو اچھا نہ لگے مگر حقیقت یہی ہے جو بیان ہو چکی ہے۔ کیوں کہ دیوبندیوں کی نجات ہی گنگوہی کی اتباع پر موقوف ہے اب لازماً جو دیوبندی نجات چاہتا ہے اسے گنگوہی کی اتباع کرنی پڑے گی۔ اس حوالے سے میں مولوی الیاس گھمن صاحب سے گذارش کرنا چاہوں گا کہ خدارا ہماری کتابوں کے تحقیقی جائزے چھوڑو پہلے اپنی کتابوں کے اور اپنے بزرگوں کے تحقیقی جائزے لکھو تا کہ عوام کو بھی حق پتہ چل سکے کیوں کہ اگر ہم نے آپ کے بزرگوں کے تحقیقی جائزے لکھنے شروع کئے تو اس طرح کے بہت سے واقعات ملیں گے۔ اختصار مانع ہے وگرنہ اس طرح کے اور کئی واقعات ہیں۔

فرصت قلیل اور کہانی طویل ہے
شکوے تو ہیں ہزار مگر جانے دیجئے

وما علینا الا البلاغ المبین
02.01.2014 بروز جمعرات

# دیو بندیوں کا اکبر اعظم

# مُلا نمبر ۴ مولوی اشرف علی تھانوی

## تھانوی کا تعارف

تھانوی صاحب کسی تعارف کے محتاج تو نہیں مگر تسلسل کے پیش نظر ان کا تعارف پیش خدمت ہے۔

مولوی سرفراز صفدر صاحب لکھتے ہیں!

ایک آدمی شریف احمد نے خواب دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شریف احمد کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اشرف علی صاحب کی کتابوں پر عمل کرتے رہنا اور دوسروں کے کہنے سے مت رُکنا۔

(عبارات اکابر صفحہ ۱۸۴)

## حکیم الامت

مولوی خلیل احمد صاحب سہارنپوری لکھتے ہیں!

طبیب الملّت حکیم الامت حضرت مولانا الحاج الحافظ اشرف علی صاادام اللہ فیوضھم۔

(المہند صفحہ ۸۹)

منشی صاحب لکھتے ہیں!

حضرت مجدد الوقت ماحی البدعات حامی السنہ دام فیوضہم

(سیف علی بر گردن غوی صفحہ ۱۰۱)

مولوی الیاس گھمن صاحب لکھتے ہیں!

حکیم الامت مجدد ملت الشاہ اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ۔

(حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ)

ناظرین کرام! معلوم ہوا کہ مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نہ صرف دیوبندیوں کے اکابرین میں سے اکابر ہیں بلکہ ان کے طبیب اور حکیم بھی ہیں۔

## جانوروں جیسا علم گستاخی نمبر ا

تھانوی صاحب لکھتے ہیں!

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہیے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے۔

(حفظ الایمان ص ۱۰ تا ۱۱ مطبوعہ مکتبہ نعمانیہ)

# حضور کی خصوصیت نہیں

قارئین کرام! اس عبارت کا صاف وصریح اور واضح مطلب یہ ہوا کہ بعض علم غیب جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حاصل ہے اس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کچھ خصوصیت نہیں ایسا علم غیب تو زید وعمرو کو بھی بلکہ ہر ایک صبیؔ (بچے) مجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات وبہائم (گھوڑا، گدھا، کُتا وغیرہ) کو بھی حاصل ہے یعنی اس عبارت میں حضور علیہ السلام کے پاک و مبارک علم کو ہر خاص وعام بلکہ ہر گدھے، گھوڑے کتے اور بلے کے علم سے تشبیہہ دی گئی ہے جو کہ بارگاہِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی توہین ہے۔

قارئین کرام!

ایمان و دیانت کے ساتھ غور کیجئے کہ کیا تھانوی صاحب نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے علم کو جانوروں اور پاگلوں کے علم کے برابر نہیں کردیا اور کیا ایسا جملہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی گستاخی نہیں؟

# مولوی سرفراز صفدر کی نرالی گپ

(امیر اللغات جلد دوم ص ۳۰۲) لفظ ایسا سے اس قسم کا اس قدر یا اتنا کوئی معنی مراد لیں اس کے پیش نظر حضرت تھانوی علیہ الرحمۃ کی مذکورہ عبارت بالکل بے غبار اور بے داغ ہے۔

قارئین کرام! غور فرمائیں اگر صفدر صاحب کے بقول لفظ ایسا

سے ۳ معنی مراد لئے جائیں تو یہ عبارت گستاخی نہیں مثلاً

(۱) اس قسم کا (۲) اتنا (۳) اس قدر۔ ملاحظہ ہو۔

اس قسم کا:۔

اگر بعض علوم غیبیہ ہیں تو اس میں حضور علیہ السلام کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا یعنی اس قسم کا علم غیب تو ہر پاگل اور گدھے گھوڑے اور ہر کُتے بلے کے لئے بھی حاصل ہے۔

اتنا:۔

اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور علیہ السلام کی کیا تخصیص ہے ایسا یعنی اتنا علمِ غیب تو ہر پاگل اور بچے اور جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔

اس قدر:۔

اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور علیہ السلام کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا یعنی اس قدر علم تو ہر بچے ہر پاگل اور ہر گدھے گھوڑے اور ہر کتے بلے کے لئے بھی حاصل ہے (استغفر اللہ)

## کیا یہ گستاخی نہیں؟

قارئین کرام! اگر لفظ ایسا کے معنی اس قسم کا علم لیا جائے تو تب بھی

گستاخی ہے کہ اس کا مطلب معاذ اللہ جس قسم کا علم کتے بلے کو ہے اس قسم کا علم نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہے (معاذ اللہ)

پس معلوم ہوا اگر لفظ ایسا کے معنی اس قسم کا علمِ غیب کیا جائے تب بھی یہ عبارت کفریہ ہے اور اگر لفظ ایسا کے معنی اتنا علم غیب لیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ جتنا علم کتے بلے کو ہے اتنا علم نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ہے (معاذ اللہ) اور اپنے ایمان سے پوچھو کیا یہ کہنا گستاخی اور بے ادبی نہیں؟

اور اگر لفظ ایسا کے معنی اس قدر علم غیب لیا جائے تو پھر اس کا مطلب یہ ہوا کہ جس قدر علم ہر پاگل ہر گدھے گھوڑے کو ہے اس قدر علم حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ہے (معاذ اللہ) اور بلاشبہ یہ کہنا بھی گستاخی و بے ادبی ہے پس معلوم ہوا کہ اگر صفدر صاحب کے بقول لفظ ایسا کے ان تینوں معنی میں سے جو معنی بھی مراد لیا جائے پھر بھی یہ عبارت گستاخانہ ہی رہے گی اس قدر روشن گستاخی کے بعد اب بھی گھمن صاحب پوچھتے ہیں "اس میں گستاخی کیا ہے ہمارا یہ سوال بریلویوں سے ہے۔"

(حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ ص ۱۸۸)

میں سمجھتا ہوں کہ جس قدر پیچھے گفتگو ہوئی وہ گھمن صاحب کے اس سوال کے جواب میں کافی ہے۔

# اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

مولوی خلیل احمد صاحب لکھتے ہیں!

ہمارے نزدیک متیقن ہے کہ جو شخص نبی علیہ السلام کے علم کو زید و بکر و بہائم ومجانین کے علم کے برابر سمجھے یا کہے وہ کافر ہے۔

(المہند علی المفند عربی اردو ص ۵۹ تا ۶۰)

اس فتوے سے معلوم ہوا کہ دیوبندیوں کے طبیب الملّت اور حکیم الامت صاحب کی عبارت گستاخانہ اور کفریہ ہے اور اس عبارت کا لکھنے والا کافر ہے اور جو ایسے کافر کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

## تھانوی صاحب کے مرید کا واقعہ گستاخی نمبر ۲

ایک روز کا ذکر ہے کہ حسن العزیز دیکھ رہا تھا اور دوپہر کا وقت تھا کے نیند نے غلبہ کیا اور سو جانے کا ارادہ کیا رسالہ حسن العزیز کو ایک طرف رکھ دیا لیکن جب بندے نے دوسری طرف کروٹ بدلی تو دل میں خیال آیا کہ کتاب کو پشت ہو گئی اس لئے رسالہ حسن العزیز کو اُٹھا کر اپنے سر کی جانب رکھ لیا اور سو گیا کچھ عرصے کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور کا نام لیتا ہوں اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ تجھ سے غلطی ہوئی کلمہ شریف کے پڑھنے میں اس کو صحیح

پڑھنا چاہیے اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جاوے لیکن زُبان سے بے ساختہ بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے حالانکہ مُجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح دُرست نہیں لیکن بے اختیار زُبان سے وہی کلمہ نکلتا ہے۔

دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور بھی چند شخص حضور کے پاس تھے لیکن اِتنے میں میری یہ حالت ہوگئی تھی کہ میں کھڑا کھڑا بوجہ اِس کے کہ رقت طاری ہوگئی زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ ایک چیخ ماری اور مجھے معلوم ہوتا تھا کے میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہوگیا لیکن بدن میں بدستور بے حسّی تھی اور وہ اثر ناطاقتی بدستور تھا لیکن حالتِ خواب اور بیداری میں حضور کا ہی خیال تھا لیکن حالتِ بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اِس خیال کو دل سے دور کیا جاوے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جاوے۔

بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر یہ کہتا ہوں اللھم صل علیٰ سیّدنا ونبینا ومولانا اشرف علی حالانکہ اب بیدار ہوں خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں مجبور ہوں زُبان اپنے قابو میں نہیں اس روز کچھ ایسا ہی خیال رہا تو دوسرے روز بیداری میں رقت رہی

خوب رویا اور بھی بہت سی وجوہات ہیں جو حضور کے ساتھ باعث محبت ہیں کہاں تک عرض کروں؟

## الجواب:

اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہٖ تعالیٰ متبع سُنت ہے ۲۴ شوال ۱۳۳۵ھ۔

(رسالہ الامداد ص ۳۴ تا ۳۵ بابت ماہ صفر المظفر ۱۳۳۶ھ مطبوعہ امداد المطابع تھانہ بھون)

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی دیوبندی کلمہ میں محمد رسول اللہ کی جگہ اشرف علی رسول اللہ پڑھے گا تو اس کے لئے تسلی ہوگی کہ وہ جس کی طرف رجوع کرتا ہے وہ بعونہٖ تعالیٰ متبع سنّت ہے۔(استغفر اللہ)

اب اس واقعہ کا حال دیوبندیوں کے ہی قلم سے ملاحظہ فرمائیں۔

## منشی علی محمد کی بے بسی

اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ آدمی خود لکھتا ہے کہ میں بے قابو اور بے اختیار تھا میں اپنی زبان کو خوب روکتا ہوں لیکن ایسے کلمات میری زبان سے بلا اختیار نکل جاتے تھے جس کی وجہ سے وہ آدمی قابل تعزیز اور قابل اظہار ناراضگی نہ تھا۔

(سیف علی بر گردن غوی ص ۱۱۱)

قارئین کرام! اس واقعہ پر میں علمائے دیوبند کے اس جواب کو

ان کی بے بسی نہ کہوں تو اور کیا کہوں؟

کیونکہ منشی صاحب لکھتے ہیں کہ اس آدمی نے کہا کہ میں اپنی زبان کو خوب روکتا ہوں جب کہ جو واقعہ نقل کیا گیا اس میں یہ لفظ موجود ہی نہیں، یہ علی محمد صاحب کا جھوٹ ہے اور دوسری بات یہ کہ اگر بالفرض یہ مان بھی لیا جائے کہ وہ آدمی قابل مواخذہ نہیں تو جو جواب تھانوی صاحب نے دیا کہ اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہٖ تعالیٰ متبع سنت ہے کیا اس کو یہ جواب دینا چاہیے تھا؟

اور کچھ نہیں تو کم از کم تھانوی صاحب اس واقعہ کی مذمت ہی کر دیتے مگر چونکہ اس آدمی نے مرید ہونے کا ارادہ ظاہر کیا تھا تو تھانوی صاحب مذمت کیسے کرتے بلکہ اس مرید کے چکر میں یوں لکھ دیا کہ اس واقعے میں تسلی تھی الخ۔

## منشی علی محمد صاحب کی نرالی گپ

یہ قصہ خواب حضرت مولانا کے سامنے کا نہیں۔

(سیف علی ص ۱۱۱)

قارئین! یہ جملہ علماء دیوبند کی بے بسی کی انتہا بیان کرتا ہے اگر تھانوی صاحب کے سامنے یہ واقعہ نہیں ہوا تو کیا تھانوی صاحب کو اس واقعہ کا علم بھی نہیں تھا؟

آگے لکھتے ہیں! اب متبدع یہ بتلائے کہ جو شخص متبع سنت ہونے کا دعویٰ کرے اس سے مدعیٔ نبوت ہونے کا دعویٰ کیسے مراد لیا؟

(سیف علی ص ۱۱۱)

اس کے جواب میں عرض یہ ہے کہ اگر کوئی خالی متبع سنّت ہونے کا دعویٰ کرے تو وہ مدعی نبوت ہرگز نہیں لیکن اگر کوئی اپنا نام اپنے مریدوں سے کلمہ میں سن کر متبع سُنّت ہونے کا دعویٰ کرے تو اسے مرزا غلام احمد قادیانی کہا جاتا ہے اور اس بات میں کوئی شک نہیں کہ تھانوی صاحب نے بالکل ایسا ہی کیا۔

## خود بدلتے نہیں تحریر بدل دیتے ہیں

مولوی الیاس گھمن صاحب کے شیخ اور دیوبندیوں کے امام مولوی سرفراز صفدر صاحب نے نہایت چالاکی اور ہوشیاری سے کام لیتے ہوئے اپنے بڑے بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلنے کا حق ادا کر دیا اور شیخ الحدیث ہونے کے باوجود نہایت ہی گھٹیا درجے کی بددیانتی فرمائی اور اس مذکورہ واقعہ میں جہاں بھی لفظ حضور آیا اس کے آگے (صلی اللہ علیہ وسلم) لکھ دیا حالانکہ سائل کے حضور کہنے سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بلکہ وہ تو اشرف علی تھانوی کو حضور کہہ کر خطاب کر رہا ہے مگر صفدر صاحب نے نہایت ہی چالاکی اور دجل وفریب سے ''حضور'' کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم بنا دیا۔

(الامان والحفیظ)

## بزرگوں نے ٹھیک کہا ہے

کہ اگر تم کسی کی طرف ایک انگلی کرو تو باقی انگلیاں تمہاری خود کی طرف ہوتی ہیں لیکن شاید کسی وجہ سے مولوی الیاس گھمن صاحب کو یہ بات بھول گئی اور شاید مولوی سرفراز صفدر کی یہ خیانت پڑھتے وقت ان کی آنکھوں میں سفید موتیا اتر آیا تھا جو انہوں نے اسے نہیں دیکھا کیوں کہ وہ اپنی کتاب ''حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ'' میں جگہ جگہ یہی ماتم کرتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ بریلوی خائن ہیں، بریلوی یہ ہیں بریلوی وہ ہیں جب کہ انہیں اپنے گھر کا حال معلوم ہی نہیں۔

لوگوں پہ طعن کرتے ہو بندۂ لاشعور
کیا تجھ کو خبر ہے کیا خبر ہے تیری گھر کی

## دیوبندیوں کے حکیم الامت وطبیب الملّت

(تھانوی صاحب نے) فرمایا میں ایک روز پیشاب کر رہا تھا بھائی صاحب نے آکر میرے سر پر پیشاب کرنا شروع کر دیا ایک روز ایسا ہوا کہ بھائی پیشاب کر رہے ہیں میں نے ان کے سر پر پیشاب کرنا شروع کر دیا۔

(الافاضات الیومیہ جدید ج ۴ ص ۲۶۵ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ)

# تھانوی صاحب باپ کی بدنامی کا سبب

جہاں اس قسم کی کوئی بات شوخی (بے حیائی) کی ہوتی تھی لوگ والد صاحب کا نام لے کر کہتے تھے کہ ان کے لڑکوں کی حرکت معلوم ہوتی ہے۔

آگے لکھتے ہیں!

ان شوخیوں پر کبھی والد صاحب کو غصہ آتا تو بھائی کو زیادہ مارتے اور کوئی پوچھتا تو فرماتے سکھلاتا یہی ہے حلانکہ یہ بات واقعہ کے خلاف ہوتی تھی میں خود بھی ایسی حرکتیں کرتا تھا۔

(افاضات یومیہ ج ۴ ص ۲۶۵)

آگے یوں ہے!

یہ سب اللہ کی طرف سے ہے ورنہ ایسی حرکتوں پر پٹائی ہوا کرتی ہے۔

(افاضاتِ یومیہ ج ۴ ص ۲۶۴)

قارئین کرام!

کس قدر بے باکی ہے کہ یہ سب اُلٹی سیدھی حرکتیں کر کے یوں کہنا کہ یہ سب اللہ کی طرف سے ہے کس قدر جرأت والی بات ہے، اللہ کی پناہ ایسے مجدد سے۔

## تھانوی جی کو عورتوں کا ٹھرک

مولوی صاحب نے اپنے ایک خادم سے اپنا ایک واقعہ بیان کیا اس خادم نے مجھ (تھانوی) سے روایت کی کہ میں نے ایک بہلی کا کرایہ کہا جب بہلی شہر کے کنارے پہنچی تو وہاں اس بہلی والے کا مکان تھا وہاں اس نے بیلی کو روکا اس کی بیوی اس کو کھانا دینے آئی وہ بہلی بان اس قدر بدشکل تھا کہ شاید ہی کوئی اور دوسرا ایسا ہو اور وہ ایسی حسین کہ شاید ہی کوئی اور دوسری ہو مگر میں اس وقت اس کو دیکھ رہا تھا کہ یہ میری طرف بھی نظر کرتی ہے یا نہیں؟

(افاضات یومیہ ج ۴ ص ۲۲۴)

ایک اور جگہ یوں ہے!

میں تو ں لیڈیوں کو ساحر (جادوگرنیاں) کہا کرتا ہوں۔

(افاضات یومیہ ج ۴ ص ۲۷۷)

ایک اور مقام پر یوں ہے!

فرمایا کہ یہ ہندوستان کی عورتیں جنت کی حوریں ہیں۔

(الافاضات الیومیہ ج ۴ ص ۲۲۴)

## ہندوستانی حوریں

قارئین کرام! یہی وجہ ہے کہ اگر دیوبندیوں کے اسٹیج پر اندرا گاندھی بھی آجائے تب بھی دیوبندیوں کے اسلامی اسٹیج کی عزت و زینت

میں کوئی فرق نہیں آتا کیوں کہ ہندوستان کی عورتیں جنت کی حوریں ہیں (الامان والحفیظ)

نوٹ: جشن دارالعلوم دیوبند کے صفحہ ۱۳۷ پر اندرا گاندھی کی دیوبندیوں کے اسٹیج پر تصویر دیکھی جاسکتی ہے۔

# تھانوی جی کی مایہ ناز تصنیف "بہشتی زیور"

تھانوی صاحب اپنی کتاب بہشتی زیور کے بارے میں یوں لکھتے ہیں!

مردوں پر واجب ہے کہ اس میں بیسیوں لڑکیوں کو لگا دے اور عورتوں پر واجب ہے اس کو حاصل کریں اولاد کو بالخصوص لڑکیوں کو اس پر متوجہ کریں۔

آگے لکھتے ہیں ! اور میں اپنی آنکھوں سے دیکھ لوں کہ لڑکیوں کے درس میں عام طور پر یہ کتاب داخل ہوگئی ہے اور گھر گھر اس کا چرچا ہو رہا ہے۔

(بہشتی زیور ص ۶ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

قارئین! پتہ چلا کہ بہشتی زیور نہایت ہی بہترین کتاب ہے اور یہ خصوصاً لڑکیوں کے لئے لکھی گئی ہے اور یہ تھانوی صاحب کی حسرت تھی کہ گھر گھر اس کا چرچا ہو اور لڑکیوں کے نصاب میں شامل کر دی جائے اور

دیوبندی عورتوں پر واجب ہے کہ اپنی بیٹیوں کو اس کی تعلیم دیں اب ملاحظہ
فرمائیے کہ اس بہشتی زیور میں آخر ہے کیا؟

تھانوی صاحب لکھتے ہیں!

ضعف باہ کی دوسری صورت کا بیان وہ یہ ہے کہ خواہش نفسانی بحال خود ہو مگر عضو تناسل (جس سے مرد پیشاب کرتا ہے) میں کوئی نقص پڑ جائے اس وجہ سے جماع پر قدرت نہ ہو اس کی کئی صورتیں ہیں ایک یہ کہ صرف ضعف اور ڈھیلا پن ہو (عضو تناسل میں)

(بہشتی زیور ص ۱۰۹ حصہ گیارہواں)

## عضو تناسل لمبا کرنے کا طریقہ

آگے لکھتے ہیں!

یہاں تک کہ دوائیں جل کر کوئلہ ہو جائیں پھر اوپر کا گھی نتھار کر چھان کر شیشی میں رکھ لیں پھر بوقت شب اس میں پھریری ڈبو کر ہلکا ہلکا سا عضو تناسل (جس سے مرد پیشاب کرتا ہے) پر لگائیں۔

(بہشتی زیور ص ۱۰۹ تا ۱۱۱ گیارہواں حصہ)

طلاء مقوی اعصاب اور عضو میں درازی (یعنی لمبا کرنا) اور فربہی

لانے والا (یعنی موٹا کرنے والا)۔

چیونٹے بڑے بڑے سات عدد قبرستان میں سے لائیں ایک ایک کو مار کر فوراً دو تولہ روغن چنبیلی خالص میں ڈالتے جائیں پھر شیشی میں کر کے کاگ مضبوط لگا کر ایک دن رات بکرے کی مینگیوں میں دفن کریں پھر نکال کر خوب رگڑیں کہ چیونٹے تیل میں حل ہو جائیں پھر نیم گرم ملیں ترکیب ملنے کی یہ ہے کہ پہلے عضو کو ایک موٹے کپڑے سے خوب ملیں جب عضو میں سرخی پیدا ہو جائے فوراً یہ تیل مل کے چھوڑ دیں پندرہ بیس روز ایسا ہی کریں۔

(بہشتی زیور ص ۱۱۲ تا ۱۱۳ گیارہواں حصہ)

## عضو تناسل سیدھا کرنے کا طریقہ

ایک صورت یہ ہے کہ عضو تناسل میں خم پڑ جائے اس کا علاج یہ ہے کہ پہلے گرہ (یعنی آلے کا ٹیڑھا پن) کے نرم کرنے کی تدبیر کر لی جائے بعد ازاں قوت کی۔

## عجیب مرض عضو تناسل جڑ سے پتلا آگے سے موٹا

عضو تناسل جڑ میں سے پتلا اور آگے سے موٹا ہو جائے یہ

مرض اکثر لواطت سے پیدا ہو جاتا ہے۔

(بہشتی زیور ص ۱۱۰ گیارہواں حصہ)

آگے لکھتے ہیں!

صبح کے وقت گرم کر کے عضو تناسل پر ملیں اور ہاتھ سے سیدھا کریں۔

(بہشتی زیور ص ۱۱۰ گیارہواں حصہ)

## اپنا تجربہ

اسی لئے تھانوی صاحب لکھتے ہیں!

کہ الحمد للہ تجربے سے معلوم ہوتا ہے کہ میرے معمولات سب کے سب نہایت مفید اور راحت بخش ہیں۔

(الافاضات الیومیہ ج ۴ ص ۲۹۰)

## غلام مہر علی صاحب کا تبصرہ

مناظر اسلام حضرت علامہ غلام مہر علی صاحب کا اس پر تبصرہ۔

فرماتے ہیں! دیو بندی مولوی جب عضو مخصوص کے مختلف تصورات وحالات کے اسباق دیو بندی نوجوان دوشیزاؤں کو پڑھاتے ہوں گے تو پھر اس کی تشریح کرتے ہوئے شاید۔۔۔ اور جب اکیلی لڑکیاں اس کتاب کا مطالعہ کرتی ہوں گی تو ان کے نفساتی جذبات ذکر وخصیہ کے تصور میں ڈوب

کران پر کیا کیا نہ کر گزرتی ہوں گی۔

(دیوبندی مذہب ص ۲۵۸ مطبوعہ ضیاء القرآن لاہور)

## بہشتی زیور پڑھو

کیوں کہ خود تھانوی صاحب لکھتے ہیں!

اب یہ کتاب (بہشتی زیور) ماشاء اللہ چشم بد دور اکثر ضروریات بلکہ آداب دین کو بلکہ ضروریات معاش تک کو ایسی حاوی ہے کہ اگر کوئی اس کو اول سے آخر تک سمجھ کر پڑھ لے تو واقفیت دین میں ایک متوسط عالم کی برابر ہو جائے۔

(بہشتی زیور ص ۵)

معلوم ہوا ! دیوبندیوں کے ہاں جس کو اس طرح کے نسخے اور اس طرح کی باتیں یاد ہوں وہ ایک متوسط عالم ہوتا ہے۔(استغفر اللہ)

## اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر اعتراض

مولوی سرفراز صفدر صاحب لکھتے ہیں ! خان صاحب کا پہلے تو یہ فریضہ تھا کہ تکفیر جسے سنگین قدم اٹھانے سے پہلے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے ان کی مراد دریافت کر لیتے اگر ان کی مراد سے توہین کا ادنیٰ سا احتمال بھی نکلتا تو بلاشبہ ان کی تکفیر کرتے بلکہ یوں کہتے کہ تھانوی ڈبل کافر ہے۔

(عبارات اکابر ص ۱۸۸)

الجواب: یعنی گکھڑوی صاحب کا یہ کہنا کہ اگر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ تھانوی سے مراد پوچھ لیتے اگر مراد میں گستاخی کا شائبہ ہوتا تو کہتے کہ تھانوی ڈبل کافر ہے۔

## آپ فیصلہ کریں

قارئین کرام!

اگر تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے مراد پوچھی ہو اور تھانوی صاحب نے اپنی وہ مراد ظاہر کی ہو جو بے ادبی نہیں تو پھر تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ مجرم وگرنہ اگر خود تھانوی نے مراد نہ بتائی ہو جبکہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اسے پوچھتے ہوں اور وہ جان چھڑاتا ہو تو بقول گکھڑوی صاحب کے ماننا پڑے گا کہ تھانوی ڈبل کافر ہے۔

آیئے اب فیصلہ آپ کیجئے۔

منظور نعمانی صاحب لکھتے ہیں!

چنانچہ بریلی کے احمد رضا خان نے حضرات علماء دیوبند و دہلی کو کافر کہنا شروع کیا اور ان حضرات کو مخاطب کر کے مجادلہ کے اشتہار چھاپے ان (دیوبندی) بزرگوں نے فضول سمجھ کر ان کی طرف التفات نہ کیا۔

(بسط البنان مطبوعہ نعمانیہ دیوبند انڈیا)

## مجرم کون ہے؟

قارئین کرام! دیوبندیوں کے قلم سے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا دیوبندی بزرگوں کو مخاطب کرنا اور ان دیوبندیوں کا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی طرف التفات نہ کرنا ثابت ہوا اب آپ خود فیصلہ کیجئے کہ مجرم کون ہے؟

بلکہ بات صرف یہیں پر بس نہیں بلکہ آگے ملاحظہ فرمائیں۔

منظور نعمانی صاحب لکھتے ہیں!

بلکہ ایک دفعہ جب بریلی میں ایسے اشتہار کے جواب لکھنے پر ان (علماء دیوبند) سے اصرار کیا گیا تو انہوں (یعنی علماء دیوبند) نے یہ کہہ کر پیچھا چھوڑا یا کہ آپ (بریلوی علماء) جیتے اور ہم (دیوبندی) ہارے۔

(بسط البنان مطبوعہ مکتبہ نعمانیہ دیوبند انڈیا)

قارئین کرام! بحمد للہ تعالیٰ دیوبندیوں کے قلم سے ہی ثابت ہو گیا کہ علماء دیوبند نے اہلسنت بریلوی علماء سے پیچھا چھڑاتے ہوئے اپنی ہار کا اعلان کیا کیا اب بھی یہ اعتراض درست ہے؟ کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے تھانوی سے ان کی مراد نہ پوچھی۔ کیوں کہ بحمد اللہ دیوبندیوں کے اپنے قلم سے یہ بات ثابت ہوئی کہ اعلیٰ حضرت نے تو پوچھا مگر دیوبندی بزرگوں نے اعلیٰ حضرت کے اس پوچھنے کو فضول جانا اور اسی لئے اعلیٰ حضرت کی

طرف انہوں نے التفات نہیں کیا بلکہ خود تھانوی صاحب لکھتے ہیں۔

میں تو اپنے متعلق کسی شبہ کو دور کرنا بھی غیرت کے خلاف سمجھتا ہوں۔

(الافاضات الیومیہ ج ۴ ص ۲۷۶)

قارئین کرام ! بسط البنان کے حوالے سے ثابت ہوا کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے دیوبندیوں کو مخاطب بھی کیا تھا اور ان دیوبندی بزرگوں نے اسے فضول سمجھا اور اس کی وجہ اوپر مذکور ہوئی کہ تھانوی صاحب اپنے بارے شبہ کو دور کرنا بے غیرتی سمجھتے ہیں اس لئے انہوں نے اعلیٰ حضرت کے پوچھنے پر کوئی جواب نہ دیا اور اس پوچھنے کو فضول سمجھا اب علماء دیوبند سے سوال یہ ہے کہ وہ تھانوی کو بے غیرت سمجھتے ہیں یا ڈبل کافر؟ کیوں کہ اعلیٰ حضرت کے پوچھنے پر بھی تھانوی نے نہیں بتایا تو بقول صفدر صاحب کے ڈبل کافر ہیں اور اگر تھانوی نے اپنی مراد ظاہر کی تھی تو پہلے تو ثبوت پیش کیا جائے اور پھر ساتھ ہی یہ فتویٰ بھی دیا جائے کہ بقول تھانوی کے اپنے بارے شبہ دور کرنا بے غیرتی ہے تو اس لئے یا تو تھانوی صاحب (دیوبندیوں کے نزدیک) بے غیرت ہیں یا پھر ڈبل کافر؟

وما علینا الا البلاغ المبین

05.01.2014

# اکابرین دیوبند سے پانچواں رذیل

# مولوی خلیل احمد سہارنپوری

## جناب کا تعارف

مولوی خلیل صاحب کا تعارف پیش خدمت ہے!

تھانوی صاحب لکھتے ہیں!

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب مہاجر مدنی قدس اللہ سرہ۔

(ارواح ثلاثہ ص ۳۶۵ حکایت ۴۳۳)

مولوی سرفراز صفدر صاحب لکھتے ہیں!

حضرت مولانا خلیل احمد رحمۃ اللہ علیہ۔

(عبارات اکابر ص ۱۵۳۔۱۵۶۔۱۵۷)

مولوی الیاس گھمن صاحب لکھتے ہیں!

فخر المحدثین مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ۔

(حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ ص ۱۷۶)

قارئین کرام! اب دیوبندیوں کے فخر المحدثین کی عبارات ملاحظہ ہوں جن میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے گستاخانہ کلمات استعمال

کئے گئے ہیں۔

## شیطان اور ملک الموت کا علم گستاخی نمبر ا

مولوی خلیل احمد سہارنپوری لکھتے ہیں!

الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے؟ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہے فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔

(البراہین القاطعہ ص ۵۵ مطبوعہ کتب خانہ امدادیہ دیوبند)

## عبارت سے ثابت ہوا

قارئین کرام!

اس عبارت کا مفہوم یوں ہوا کہ شیطان و ملک الموت کے علم کی وسعت تو نص سے ثابت ہے جب کہ حضور علیہ السلام کے علم کی وسعت کی کوئی نص (دلیل) قطعی موجود نہیں اب عبارت سے نتیجہ یہ نکلا کہ شیطان وملک الموت کا علم حضور کے علم سے زیادہ ہے (معاذ اللہ) اور ایسا اعتقاد گستاخی ہے۔ ہوسکتا ہے کوئی آزاد خیال کا بندہ یہ کہے کہ جی اس عبارت میں

زیادہ یا کم کے لفظ تو موجود ہی نہیں تو اس کے لئے براہین قاطعہ کی دوسری عبارت ملاحظہ ہو!

ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کے برابر ہو چہ جائیکہ زیادہ۔

(البراہین القاطعہ ص ۵۶ مطبوعہ کتب خانہ امدادیہ دیوبند)

## عبارت سے نتیجہ نکلا

لیجئے قارئین کرام! اس عبارت سے تو بالکل واضح ہو گیا کہ مولوی خلیل احمد صاحب کہہ رہے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم شیطان و ملک الموت کے علم کے برابر تک نہیں چہ جائیکہ زیادہ ہو (معاذ اللہ)

اب میں ایمان والوں سے پوچھتا ہوں کہ کیا یہ کہنا گستاخی نہیں ہے کیا شیطان کا علم نبی کے علم سے زیادہ ہے کیا یہ عقیدہ گستاخانہ نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم شیطان کے علم سے زیادہ تو کیا برابر تک نہیں (استغفر اللہ) ایسا گندہ عقیدہ دیوبندیوں کو ہی مبارک ہو۔

## منشی علی محمد کی بے بسی

(بریلویوں نے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو شیطان سے کم جاننا کس عبارت سے یہ مطلب نکالا ہے حق بات یہ ہے کہ یہ کسی عبارت کا بھی

مطلب نہیں بلکہ یہ خود اپنے دماغوں سے مطلب نکالتے ہیں۔

(سیف علی بر گردن غوی ص ۹۷)

## واضح گستاخی

قارئین کرام ! جو عبارت براہین قاطعہ کے حوالے سے گزری وہ عبارت نہ تو فارسی کی ہے اور نہ ہی کسی اور زبان کی بلکہ وہ عبارت سلیس اردو کی عبارت ہے جسے ایک عام پرائمری کا طالب علم بھی پڑھ کر سمجھ سکتا ہے کہ اس عبارت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کو شیطان کے علم سے زیادہ تو دور برابر تک نہیں بتایا گیا (استغفر اللہ)۔ اس قدر واضح گستاخی کو پڑھ کر یوں کہنا کہ یہ نتیجہ کس عبارت سے نکالا ہے جہالت ہے اور دماغ اپنا خراب ہے اور الزام اہلسنّت پر لگا دیا کہ یہ ہماری عبارتوں کا مطلب اپنے دماغوں سے نکالتے ہیں۔ (الامان والحفیظ)

آگے خود ہی لکھتے ہیں!

سوچنے کی بات ہے کہ جو حضور کا منصب ہی نہ ہو اس کے علم سے حضور کو کیا واسطہ ؟

(سیف علی ص ۹۸)

ایک اور جگہ!

جب ملک الموت کو جو منصب ملا ہے حضور کو اس سے علاقہ ہی نہیں تو

پھراس کے علوم سے حضور کو کیا واسطہ ہو گا۔

(سیف علی بر گردن غوی ص۹۹)

قارئین کرام! ان مذکورہ عبارتوں میں منشی صاحب خود اقرار کر رہے ہیں کہ جب شیطان اور ملک الموت کا منصب حضور کو نہیں ملا تو ان مناصب کا علم حضور کو کیوں کر ہو گا۔

لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے منصب میں رہتے ہوئے شیطان اور ملک الموت کے مناصب کا علم نہیں جانتے۔

اور ان مناصب کو مدنظر رکھتے ہوئے چونکہ حضور ان مناصب کا علم نہیں جانتے لہٰذا ان مناصب میں شیطان کا علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہوا آگے مثال دیتے ہیں!

کہ ایک من سونا کئی سینکڑوں من پتھر سے زیادہ قیمت رکھتا ہے حالانکہ پتھر کی مقدار سونے سے کہیں زیادہ ہے۔

(سیف علی ص۹۹)

اب اس مثال کو یوں سمجھئے کہ ایک من سونا یعنی علم نبوت کئی سینکڑوں من پتھر یعنی شیطان و ملک الموت کا علم سے زیادہ قیمت رکھتا ہے حالانکہ پتھر یعنی شیطان و ملک الموت کے علم کی مقدار سونے یعنی علم نبوت سے کہیں زیادہ ہے۔ (معاذ اللہ)

قارئین کرام! کیا اِس سے یہ مفہوم ظاہر نہیں ہوتا کہ اگرچہ حضور کا

علم فضیلت والا ہے مگر شیطان و ملک الموت کا علم حضور کے علم سے زیادہ ہے اور یہ وہی منشی صاحب ہیں جو پہلے پوچھ رہے تھے کہ یہ مطلب کس عبارت کا ہے مگر اگلے صفحے پر ہی خود ہی قبول کرلیا بلکہ خود لکھ بھی دیا کہ شیطان و ملک الموت کا علم حضور کے علم سے زیادہ ہے کسی نے کیا خوب کہا ہے!

کبھی انکار کرتے ہو کبھی اقرار کرتے ہو
سیدھے سے کیوں نہیں کہتے تم ہم سے پیار کرتے ہو

اب ذرا گھمن صاحب کی بھی سنئے!

یہ بات کہ شیطان کے دائرہ کار کا علم نبی کو ہوتا ہے ہمیں مسلم نہیں بریلویوں کو مسلم ہے۔

(حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ ص ۱۸۲)

## تحقیقی جائزہ

یعنی شیطان اپنے دائرہ کار کے علم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اعلم ہے یہ عقیدہ بریلویوں کو مسلم نہیں بلکہ دیوبندیوں کو مسلم ہے آیئے اب دیوبندیوں کے اس عقیدے کا تحقیقی جائزہ لیں۔

سہارنپوری صاحب لکھتے ہیں! یوں کہنا کہ شیطان کا علم سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے ہرگز صحیح نہیں۔

(المہند ص ۵۳)

آگے لکھتے ہیں!

جو شخص یہ کہے کہ فلاں شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اعلم ہے وہ کافر ہے۔

(المہند ص ۵۲)

ایک اور مقام پر یوں ہے!

ہمارا پختہ عقیدہ ہے کہ جو شخص اس کا قائل ہو کہ فلاں کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے وہ کافر ہے۔

(المہند ص ۵۵)

# کفریہ عقیدہ کفریہ عبارت

قارئین کرام! اس فتوے سے معلوم ہوا کہ مولوی خلیل احمد کی عبارت جو براہین قاطعہ سے نقل کئی اور جس پر ہم مختصر مگر جامع بحث کر چکے وہ کفریہ اور جس نے اس عبارت کی حمایت میں اسی مفہوم کی عبارت لکھی وہ بھی کافر ہے اور جو ایسے کافر کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

اور لطف کی بات یہ ہے کہ براہینِ قاطعہ بھی مولوی خلیل احمد کی ہے اور المہند بھی اسی کی ہے، مگر دونوں میں فرق زمین آسمان کا ہے یہاں ایک شبہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر واقعی ایسا عقیدہ خلیل احمد صاحب کے نزدیک کفر تھا تو اس نے اس طرح کی کفریہ عبارت براہین قاطعہ میں کیوں لکھی؟

# عوام الناس کو دھوکہ

تو اس کے جواب میں عرض یہ ہے کہ ہم نے پیچھے بھی اشارۃً کہا تھا کہ المہند اصل میں عوام الناس اور علماء عرب وغیرہ کو دھوکہ دینے کے لئے لکھی گئی وگرنہ جو عقائد المہند میں لکھے گئے دیوبندیوں کے ہرگز یہ عقائد نہیں جیسا کہ اب تک کی ان کی گستاخانہ عبارتوں سے ثابت ہو چکا اور دراصل اسی وجہ سے علماء دیوبند کی گستاخی والی کتابوں کے عقائد المہند میں تحریر شدہ عقائد سے ہرگز نہیں ملتے۔ کیوں کہ المہند لکھی ہی علماء اور عوام کو دھوکہ دینے کے لئے گئی اور جناب مولوی الیاس گھمن صاحب کو چاہیے کہ ہماری کتابوں کے تحقیقی جائزوں کی بجائے اپنے علماء کی کتابوں کے تحقیقی جائزے لکھیں کیونکہ علماء عرب کو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے دھوکہ نہیں دیا بلکہ آپ کے بڑے بزرگوں نے دھوکہ دیا المہند لکھ کر لہٰذا ہم آپ کی اصلاح کے لئے آپ کے تھانوی جی کا ہی قول نقل کر دیتے ہیں۔

چنانچہ وہ لکھتے ہیں!

آج کل بجائے کچھ کرنے کے بڑا شغل دوسروں کی عیب جوئی یا فضول تحقیقات رہ گئی ہیں لیکن دوسرے پر فتویٰ جب لگاوے جب اپنے سے فراغت حاصل کرلی ہو۔

(افاضات یومیہ ج ۴ ص ۳۳۵)

# مولوی خلیل احمد کی مزید گستاخیاں

## گستاخی نمبر ۲

شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہے اور فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد علم کر کے ایک شرک ثابت کر رہا ہے۔

(البراہین القاطعہ ص ۵۵ مطبوعہ کتب خانہ امدادیہ دیو بند)

قارئین کرام ! اس عبارت پر غور کریں کہ شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہے اس حصے میں مولوی خلیل احمد صاحب اقرار کر رہے ہیں کہ شیطان وملک الموت کو وسعت علم حاصل ہے اور نص ( یعنی دلیل ) سے ثابت ہے جبکہ آگے یوں ہے کہ فخر عالم کی وسعتِ علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کر رہا ہے یعنی اگر وسعتِ علم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے مانی جائے تو شرک ہے اور اگر شیطان کے لئے مانی جائے تو شرک نہیں بلکہ شیطان کی وسعت کی تو نص بھی ہے جبکہ حضور کے وسعت علم کی کوئی نص نہیں (معاذ اللہ)

یہی وجہ ہے کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے مولوی خلیل احمد کو شیطان کا پیرو کہا ہے۔ ملاحظہ ہو!

# چوتھا فرقہ

وہابیہ شیطانیہ ہے اور وہ رافضیوں کے فرقہ شیطانیہ کی طرح ہے وہ شیطان الطاق کے پیرو تھے اور یہ شیطان آفاق ابلیس لعین کے پیرو ہیں۔

(تمہید ایمان مع حسام الحرمین ص ۷۱ مطبوعہ دعوت اسلامی)

## اللہ جھوٹ بولنے پر قادر ہے گستاخی نمبر ۳

مولوی خلیل احمد صاحب امکانِ کذب کے بھی قائل ہیں یعنی یہ کہ اللہ جھوٹ بولنے پر قادر ہے۔ (معاذ اللہ)

ناظرین اس کے بارے میں ہم پیچھے گفتگو کر چکے ہیں تکلیف فرما کر اس کو بھی وہیں دیکھ لیا جائے۔ اعادہ بوجہ طوالت مناسب نہیں۔

## دیوبند سے اردو زبان سیکھی گستاخی نمبر ۴

اس فقیر (خلیل احمد) کے گمان میں یہ آتا ہے کہ مدرسہ دیوبند کی عظمت حق تعالیٰ کی درگاہ پاک میں بہت ہے کہ صدہا عالم یہاں سے پڑھ کر گئے ہیں اور خلق کثیر کو ظلمات ضلالت سے نکالا۔ یہی سبب ہے کہ ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی۔ آپ تو عربی ہیں فرمایا کہ جب سے علماء مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان

آ گئی۔ سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا۔

(البراہین القاطعہ ص ۳۰ مطبوعہ کتب خانہ امدادیہ دیوبند)

قارئین کرام! اندازہ لگائیں کہ مولوی خلیل احمد سہارنپوری کا اس خواب سے مدرسہ دیوبند کی شان ثابت کرنا کس قدر گستاخی اور بے ادبی ہے گویا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنے مدرسے سے اردو سکھا کر فخر کر رہے ہیں کہ سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا۔

قارئین! کیا یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی نہیں؟

باتوں ہی باتوں میں آجاتی ہے
دل کی بات زباں پر

## سرفراز صفدر کا کمینہ پن

سرفراز صفدر صاحب لکھتے ہیں!

اس عبارت میں تصریح ہے کہ اردو کی زبان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علمائے مدرسہ دیوبند سے معاملہ ہوتے ہی آگئی۔ نہ آپ نے اُن سے پڑھی اور نہ انہوں نے پڑھائی ہے،

ہمارا ایمان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر ذہین انسان اس دنیا میں پیدا نہیں ہوا اور ایسی ذہین شخصیت کے لئے ایک جماعت سے سابقہ پڑھنے کے ساتھ اُس کی زبان اور بولی آجائے تو اس

میں تعجب اور حیرت اور اعتراض کی کیا بات ہے؟

(عبارات اکابر ص ۱۷۳)

قارئین کرام ! دیوبندیوں کے امام مولوی سرفراز صفدر کے تبصرے سے مندرجہ ذیل باتیں ثابت ہوئیں۔

(۱) یہ بات تو پکی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اردو زبان نہیں جانتے تھے اور حضور کو یہ زبان علماء دیوبند سے معاملہ ہونے کے بعد آئی۔

(۲) نہ تو یہ زبان حضور نے دیوبندیوں سے پڑھی اور نہ انہوں نے پڑھائی بلکہ حضور ذہین ہی اتنے ہیں کہ ابھی علماء دیوبند کے ساتھ معاملہ ہی ہوا تھا کہ آپ کو اردو آ گئی۔ یعنی حضور کو اردو زبان کا آ جانا یہ علماء دیوبند کا ہی فیض ہے کیونکہ اس سے پہلے حضور اردو نہیں جانتے تھے۔

(۳) کیوں کہ حضور ذہین ہیں اور دنیا سے سب سے بڑھ کر ذہین انسان کو اگر ایک جماعت سے معاملہ ہونے پر اس جماعت کی زبان اردو آ جائے تو اس میں تعجب اور حیرت کی اور اعتراض کی کوئی بات نہیں۔

قارئین کرام! جن کے نزدیک نبی کا ادب بڑے بھائی جتنا ہو اگر وہ یہ کہیں کہ حضور کو اردو آ جانا ہمارا ہی فیض ہے تو یقیناً ایسے لوگوں کے لئے نہ تو یہ تعجب و حیرت کی بات ہے اور نہ ہی اعتراض کی مگر۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔

اندازہ لگا لیجئے کہ دیوبندیوں کی کس قدر بد اعتقادی ہے کہ اپنا اور

اپنے مدرسے کا شان بیان کرنے کے لئے تاجدار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا کس قدر بے باکانہ اقدام کیا کہ نعوذ باللہ معلم کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اردو زبان سیکھنے میں ان ہندوستانی ملاؤں سے فیض حاصل کیا ہے۔

ایمان والو بتاؤ کیا یہ محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی نہیں؟

## منشی کا رونا بھی سنئے

اس سے یہ مراد لینا کہ دیوبندی اپنے کو حضور کا استاد ثابت کرتے ہیں صریح بہتان اور اتہام ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف فرمایا ہے کہ ہم کو یہ زبان آگئی یہ کس نے کہا ہے کہ ہم حضور کے استاد ہیں تب اردو زبان آگئی۔

(سیف علی ص ۱۰۲)

قارئین کرام ! منشی صاحب بھی واضح طور پر کہہ رہے ہیں کہ ہم حضور کے استاد تو نہیں مگر یہ زبان اردو آئی ہمارے ساتھ معاملہ ہونے کے بعد ہی ہے مگر نہ ہم حضور کے استاد نہ حضور ہمارے شاگرد یعنی علمائے دیوبند کا فیض ہی اس قدر ہے کہ ابھی معاملہ ہی ہوا تو اردو آگئی یہ معاملہ یوں ہے کہ کسی نے کہا!

اس طرح لوٹ لیا شہرِ تمنا نے ہمیں
زندگی چھین بھی لی جان سے مارا بھی نہیں

بلاتشبیہہ یہ معاملہ بھی کچھ یوں ہی ہے کہ علمائے دیو بند کا یہ کہنا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پہلے اردو نہیں جانتے تھے لیکن جب سے علمائے دیو بند سے معاملہ ہوا اردو آ گئی مگر نہ ہم نے پڑھائی اور نہ حضور نے ہم سے پڑھی۔

## ساری بحث کا حاصل

قارئین! اس ساری بحث سے یہ تو بالیقین ثابت ہوا کہ دیو بندیوں کے نزدیک حضور پہلے اردو نہیں جانتے تھے مگر علماء دیو بند سے معاملہ ہوتے ہی آپ کو اردو آ گئی دوسری بات یہ کہ مولوی خلیل احمد صاحب یہ خواب تب بیان کرتے ہیں جب علماء دیو بند کی تدریس و تعلیم کی بات ہوتی ہے مثلاً عبارت ملاحظہ ہو!

اس فقیر کے گمان میں یہ آتا ہے کہ مدرسہ دیو بند کی عظمت حق تعالٰی کی درگاہ پاک میں بہت ہے کہ صدہا عالم یہاں سے پڑھ کر گئے اور خلقِ کثیر کو ظلمات ضلالت سے نکالا یہی سبب ہے کہ ایک صالح فخر عالم کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے۔الخ۔

(البراہین القاطعہ ص ۳۰ مطبوعہ کتب خانہ امدادیہ دیو بند)

قارئین کرام! مولوی خلیل احمد صاحب کا مدرسہ دیو بند کی تدریس و تعلیم بیان کرتے ہوئے یہی سبب بتا کر آگے خواب ذکر کرنا اس بات کی

دلیل ہے کہ مولوی خلیل احمد صاحب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مدرسہ کا شاگرد بتانا چاہتے ہیں تبھی تو یہ خواب مدرسہ دیوبند کی تدریس و تعلیم بیان کرتے ہوئے لکھا اور کہا کہ یہی سبب ہے اور آگے خواب بیان کر دیا پس معلوم ہوا کہ دیوبندیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ اردو سیکھنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم علماء دیوبند کے شاگرد ہیں۔ معاذ اللہ

## حضور کو بھائی کہا گستاخی نمبر ۵

اگر کسی نے بوجہ آدم ہونے کے آپ کو بھائی کہا تو کیا خلافِ نص کے کہہ دیا؟

(البراہین القاطعہ ص ۷ مطبوعہ کتب خانہ امدادیہ دیوبند)

اس کا جواب تقویۃ الایمان کی اسی طرح کی عبارت کے رد میں شروع کتاب میں گزر چکا ہے وہیں ملاحظہ کرلیا جاوے۔

## ہندو سے مماثلت گستاخی نمبر ٦

اب یہ روز کون سی ولادت مکرر ہوتی ہے پس یہ ہر روز اعادۂ ولادت کا تو مثل ہنود کہ سانگ کنھیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں۔

(البراہین القاطعہ ص ۱۵۲ مطبوعہ کتب خانہ امدادیہ دیوبند)

قارئین کرام! اس عبارت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد پاک کو ہندوؤں کے کنھیا کی ولادت سے تشبیہہ دی گئی ہے اور بلاشبہ میلاد شریف کی محفل کو ہندوؤں کے کنھیا کی ولادت سے تشبیہہ دینا گستاخی نہیں تو ایمان کا کون سا حصہ ہے؟

قارئین کرام! الحمدللہ اہلسنت وجماعت ہر سال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریفہ کے موقع پر میلاد شریف کا جشن مناتے ہیں اور یہ کام صرف ہم اہلسنّت ہی نہیں کرتے بلکہ دیوبندیوں کے پیرومرشد حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ خود لکھتے ہیں!

## حاجی صاحب کی گواہی

اگر کوئی شخص عبادت مقصود نہیں سمجھتا بلکہ فی نفسہٖ مباح جانتا ہے مگر ان کے اسباب کو عبادت جانتا ہے اور ہیئت مسبب کو مصلحت سمجھتا ہے تو بدعت نہیں۔ مثلاً ذکر ولادت کو ہر وقت مستحسن سمجھتا ہے مگر یہ مصلحت سہولت دوام یا اور کسی مصلحت سے ۱۲ ربیع الاول مقرر کر لی تو (بدعت نہیں)۔

(کلیات امداد ص ۷۸ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

## دُنیا و آخرت کی بھلائی

ایک جگہ لکھتے ہیں!

اس میں تو کسی کو کلام ہی نہیں کہ نفس ذکر ولادت شریف حضرت فخر آدم سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم موجب خیرات وبرکت دنیوی اور اخروی ہے۔

(کلیات امدادیہ ص ۷۸)

تھانوی صاحب لکھتے ہیں!

(حاجی امداد اللہ صاحب نے) فرمایا کہ مولود شریف تمامی اہل حرمین کرتے ہیں اسی قدر ہمارے واسطے حجت کافی ہے۔

(امداد المشتاق الی اشرف الاخلاق ص ۵۲ مطبوعہ اسلامی کتب خانہ)

قارئین کرام! اس قدر اچھے عمل کو جو دیوبندیوں کے نزدیک بھی موجب خیر وبرکت دنیوی واخروی ہے ہندوؤں کے کنھیا کی ولادت سے تشبیہہ دینا سراسر گستاخی ہے بلکہ مولوی خلیل احمد صاحب کا قلم یہیں پر نہ رکا بلکہ یوں کہا! کہ یہ لوگ (میلاد شریف کرنے والے) اس قوم (یعنی ہنود) سے بڑھ کر ہوئے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

بزمِ میلاد ہو کنھیا کے جنم سے بدتر
ارے اندھے ارے مردود یہ جرأت تیری

## دیوبندیوں کے بزرگ

عاشق الٰہی میرٹھی صاحب لکھتے ہیں! حضرت امام ربانی (یعنی

رشید احمد گنگوہی) نے ارشاد فرمایا کہ رام اور کنھیا اچھے لوگ تھے پچھلوں نے کیا کا کیا بنا دیا۔

(تذکرۃ الرشید ج ۲ ص ۳۵۹ تا ۳۶۰)

## اچھے لوگ تھے

استغفر اللہ۔ قارئین کرام! چونکہ رام چندر اور کنھیا یہ امام دیوبند کے نزدیک اچھے لوگ تھے۔ اس لئے معلوم ہوا کہ رام چندر اور کنھیا یہ دونوں دیوبندیوں کے بزرگ ہیں کیونکہ دیوبندیوں کے قطب الارشاد ان کو اچھا کہہ رہے ہیں اور تمام دیوبندیوں کی نجات قطب الارشاد کی اتباع پر موقوف ہے لہٰذا رام اور کنھیا دونوں دیوبندیوں کے بزرگ ٹھہرے اور دیوبندیوں کو چاہیے کہ جہاں یہ لوگ جشن دارالعلوم دیوبند مناتے ہیں وہیں پر یہ لوگ جشن رام اور جشن کنھیا بھی کیا کریں مگر اس طرح کے جشن دیوبندیوں کو مبارک ہوں سنیوں کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کا جشن منانا مبارک ہو بحمد اللہ تعالیٰ کیونکہ نصیب اپنا اپنا۔

وما علینا الا البلاغ المبین

05-01-2014

# دیوبند کے اصطبل کا چھٹا گھوڑا

## مولوی محمود حسن دیوبندیوں کے شیخ الہند

قارئین کرام!

دیوبندیوں کے شیخ الہند صاحب نے مولوی رشید احمد گنگوہی کی موت پر مرثیہ لکھا جس میں ایسے اشعار لکھے گئے جو صریحاً بے ادبی اور گستاخی پر مبنی ہیں ملاحظہ ہو!

## حضور کا ثانی گستاخی نمبر ا

دیوبندیوں کے شیخ الہند صاحب لکھتے ہیں!

زبان پر اہل الھوا کی ہے کیوں اعل وھبل شاید
اٹھا عالم سے کوئی بانئ اسلام کا ثانی

(مرثیہ ص ۵ مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند انڈیا)

قارئین کرام! اس شعر میں مولوی رشید احمد صاحب کو معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ثانی کہا گیا ہے جو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کھلی توہین ہے۔

## گستاخی نمبر ۲

جہاں تھا آپ کا ثانی وہیں جا پہنچے خود حضرت
کہیں کیونکر بھلا کس منہ سے مولانا تھے لاثانی
دلوں کو جھانکتے ہیں اپنے اور سب مسکراتے ہیں
کہا جب میں نے مولانا رشید احمد تھے لاثانی

(مرثیہ ص ۱۰ تا ۱۱ مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند انڈیا)

قارئین کرام! اس شعر میں مولوی رشید احمد کو لاثانی کہا گیا ہے جب کہ اسی مولوی کو حضور کا ثانی کہا گیا ہے پس معلوم ہوا دیوبندیوں کے نزدیک حضور سرورِ کون ومکاں صلی اللہ علیہ وسلم کا ثانی معاذ اللہ گنگوہی ہے اور رشید احمد گنگوہی کا کوئی ثانی نہیں گویا دیوبندیوں کے نزدیک گنگوہی نبی پاک سے بھی بڑھ کر معزز ہوا۔ (استغفر اللہ)

## یوسف ثانی گستاخی نمبر ۳

قبولیت اسے کہتے مقبول ایسے ہوتے ہیں
عبید سود کا ان کے لقب ہے یوسفِ ثانی

(مرثیہ ص ۹ مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند انڈیا)

قارئین کرام! یہ مصرعہ حضرت یوسف علیہ السلام کی کھلی توہین و

بے ادبی ہے اس شعر میں یہ کہا جا رہا ہے کہ رشید احمد کا کالے رنگ کا غلام بھی یوسف علیٰ نبینا وعلیہ السلام کا ثانی ہے۔ معاذ اللہ

## قبلہ و کعبہ گستاخی نمبر ۴

جدھر کو آپ تھے مائل ادھر کو حق بھی دائر تھا
مرے قبلہ مرے کعبہ تھے حقانی سے حقانی

(مرثیہ ص ۹ مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند انڈیا)

قارئین کرام! اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ رشید احمد گنگوہی صاحب جدھر مائل ہوئے تھے ادھر ہی حق دائر ہوتا تھا جبکہ دیوبندیوں کے امام و پیشوا مولوی اسماعیل صاحب دہلوی لکھتے ہیں کہ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔

(تقویۃ الایمان ص ۸۹)

کیا یہ گستاخی نہیں کہ حضور کے چاہنے سے تو کچھ نہیں ہوتا مگر رشید احمد صاحب جدھر مائل ہو جاتے ہیں حق بھی ادھر ہو جاتا ہے۔ (استغفر اللہ)

## کعبہ میں گنگوہ کا رستہ گستاخی نمبر ۵

پھریں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ
جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوق عرفانی

(مرثیہ ص ۱۰ مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند انڈیا)

قارئین کرام ! معلوم ہوا کہ دیوبندیوں کے نزدیک گنگوہ کعبہ سے بھی افضل ہے (معاذ اللہ) کہ کعبہ جا کر بھی گنگوہ کا رستہ پوچھتے ہیں۔

ایک جگہ لکھتے ہیں!

رہے منہ آپ کی جانب تو بعد ظاہری کیا ہے
ہمارے قبلہ و کعبہ ہو تم دینی و ایمانی

(مرثیہ ص ۱۲ مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند انڈیا)

اس شعر سے پتہ چلا کہ علماء دیوبند دورانِ نماز بھی اپنا چہرہ گنگوہ کی طرف کریں تو ان کی نماز ہو جائے گی کیونکہ گنگوہی صاحب دیوبندیوں کے دین و دنیا دونوں کے قبلہ بھی ہیں اور کعبہ بھی۔ (استغفر اللہ)

جب ان کے سب کچھ گنگوہی ہی ہیں تو انہیں کعبۃ اللہ سے کیا مطلب؟

## مولوی رشید احمد کا قبلہ اور کعبہ کہنے پر فتویٰ

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین کہ قبلہ و کعبہ قبلہ دارین قبلہ کونین یا قبلہ دینی و کعبہ دنیوی یا قبلہ مآل و حاجات یا قبلہ مرادات یا قبلہ صوری و کعبہ معنوی یا دیگر مثل ان الفاظ کے القاب آداب میں والد کو یا عموی کو یا اخوی کو یا کسی کو تحریر کرنے جائز ہیں یا نہیں حرام ہے یا مباح اور مکروہ ہے تو تحریمی یا تنزیہی؟

## اِن کا حوالہ اِن کے حوالے

ایسے کلمات مدح کے کسی کی نسبت کہنے اور لکھنے مکروہ تحریمہ

ہیں بقولہٖ علیہ السلام !

لاتطرونی الحدیث

جب زیادہ حد شان نبوی سے کلمات مدحیہ آپ کے واسطے ممنوع

ہوئے تو کسی دوسرے کے واسطے کس طرح درست ہو سکتے ہیں؟ فقط واللہ

اعلم

(تذکرۃ الرشید جلد اول ص ۱۹۶ تا ۱۹۷ مطبوعہ ادارہ اسلامیات)

کم از کم اپنے بزرگوں کی تو مانو!

## مُردے زندہ کیئے گستاخی نمبر ۶

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم

(مرثیہ ص ۲۳ مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند انڈیا)

قارئین!

یہ شعر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بدترین توہین ہے کیوں کہ اس میں

سفید جھوٹ بول کر اپنے پیر کی شان میں بیان کر کے فخر سے کہا جا رہا ہے کہ!

اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم

## جھوٹ کی انتہا

اور وہ جھوٹ یہ ہے کہ زندوں کو مرنے نہ دیا اور مردوں کو زندہ کیا نہ تو گنگوہی صاحب نے کسی مردے کو زندہ کیا جب کہ یہ بات تو دیوبندیوں کی کتابوں سے بھی نہیں ملتی۔

اور دوسرا یہ کہ زندوں کو مرنے نہ دیا یہ بھی دیوبندیوں کا سفید جھوٹ ہے اور اس قدر کبیرہ جھوٹ بول کر گویا حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام کو کہا جارہا کہ آپ نے تو صرف مردوں کو زندہ کیا ہے ہمارے پیر نے تو زندوں کو بھی مرنے نہیں دیا لہٰذا ہمارے پیر کی شان آپ سے بڑھ کر ہوئی۔ (استغفراللہ)

## تمت بالخیر

قارئین کرام!

معلوم ہوا کہ دیوبندی اللہ تعالیٰ کے بھی بے ادب اور گستاخ ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی بے ادب اور گستاخ ہیں اور تمام انبیاء اولیاء اور صحابہ کرام علیہم کے بھی بے ادب اور گستاخ ہیں۔

آخر میں اظہار کم علمی محسوس کرتا ہوں اور تمام قارئین سے گذارش کرتا ہوں کہ بوجہ کم علمی کم مائیگی حتیٰ الامکان کوشش کی گئی ہے کہ یہ رسالہ

مختصر مگر جامع ہو اس کے باوجود بھی اگر کوئی کمی رہ گئی ہو تو قارئین سے معذرت خواہ ہوں ۔ پس دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ میری اس سعی جمیل کو قبول فرمائے اور متلاشیان حق کے لئے نفع بخش بنائے۔

طالب دعا فقط

شاگرد امام المناظرین شیخ القرآن

غلام حسین نقشبندی

06.01.2014

03236072011

مرزائیت کے رد پر لاجواب کتاب

# قہرِ ربّانی علیٰ مرزا قادیانی

المعروف بہ

# للکارِ حسینی

مصنف

مولانا غلام حسین نقشبندی

عقائد اہلسنّت کی عظیم الشان ترجمانی

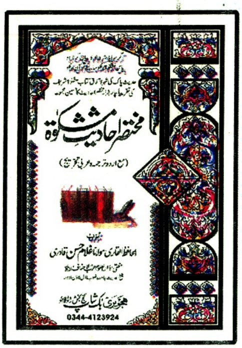
بخاری شریف کی روایات سے

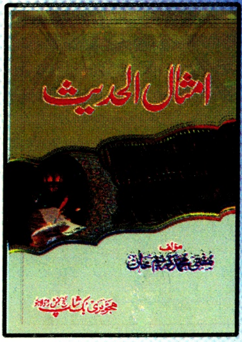
# مقامِ محبوب الباری
# من
# الروایات البخاری

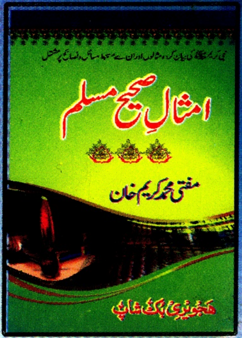
مصنف

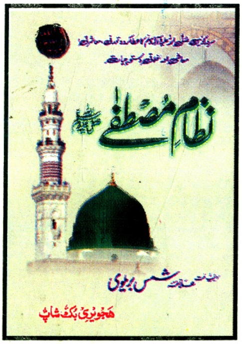
مولانا غلام حسین نقشبندی

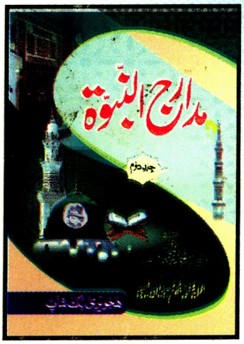


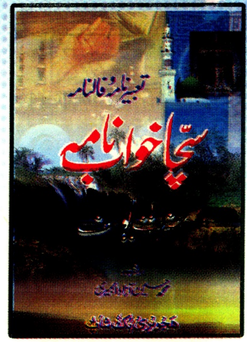

مختصر احادیثِ مشکوٰۃ
0344-4123924

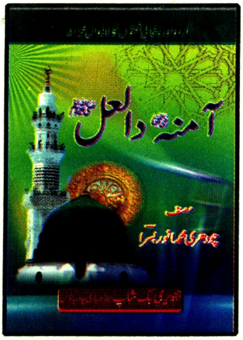

امثال الحدیث

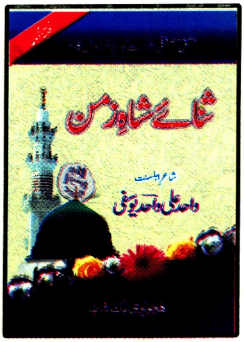

امثالِ صحیح مسلم
مفتی محمد کریم خان
ہجویری بک شاپ

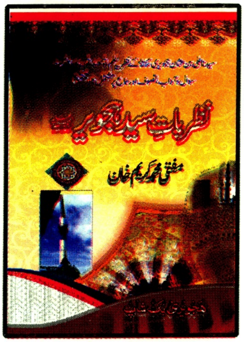

نظامِ مصطفیٰ
شمس بریلوی
ہجویری بک شاپ


مدارج النبوۃ


سچا خواب نامہ


آمنہ دا لعل


ثنائے شاہِ زمن
واحد علی واحد یوسفی


نظریاتِ سید ہجویر
مفتی محمد کریم خان